REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP. 3

جلد ۲۸ — شمارہ ۱

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری
نائبین: جاوید اقبال اختر، محمد انعام غوری

شرح چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالک غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN. PIN. 143516.

۴ صفر ۱۳۹۹ھ — ۴ صلح ۱۳۵۸ ہش — ۴ جنوری ۱۹۷۹ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان۔ یکم صلح (جنوری) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۳۱ دسمبر کو تشریف لانے والے مہمانوں کی زبانی یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حضور کی صحت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمدُ للہ۔ احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دُعائیں جاری رکھیں۔

قادیان۔ یکم صلح (جنوری) محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع اہل و عیال ربوہ کے سفر پر ہیں۔ محترمہ بیگم صاحبہ حضرت صاحبزادہ صاحب کے خط سے معلوم ہوا ہے کہ صاحبزادی امۃ الکریم صاحبہ کو کب کی شادی ۱۱ جنوری کو ہونا قرار پائی ہے۔ ہندوستانی وقت کے مطابق ۲ بجے بعد دوپہر دُعائے رخصتی کی تقریب عمل میں آئے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔
احباب اِس شادی کے بابرکت ہونے کے لئے دُعا فرمائیں۔

ربوہ میں جماعت احمدیہ کا ۸۶ واں جلسہ سالانہ نہایت کامیابی اور خیر و برکت کے ساتھ اختتام پذیر ہوا

ڈیڑھ لاکھ سے زائد پروانوں کا عظیم روحانی اجتماع۔ یورپ، امریکہ، افریقہ اور انڈونیشیا وغیرہ بیرونی ممالک سے نمائندہ وفود کی بھی شرکت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ کے تینوں روز بصیرت افروز خطاب فرمایا!!

جلسہ سالانہ ربوہ کے معاً بعد انڈونیشیا۔ انگلستان۔ غانا وغیرہ بیرونی ممالک کے وفود کی قادیان میں آمد

معزز مہمانوں کے اعزاز میں استقبالیہ جلسہ اور نمائندگان کی ایمان افروز تقاریر

رپورٹ مرتبہ محمد انعام غوری!!

قادیان یکم صلح (جنوری)۔ جلسہ سالانہ ربوہ سے فراغت کے بعد مورخہ ۳۰ و ۳۱ دسمبر کو انڈونیشیا۔ انگلستان اور غانا وغیرہ ممالک کے وفود واہگہ بارڈر کے راستے زیارت مقاماتِ مقدسہ کی غرض سے قادیان وارد ہوئے۔

ان معزز مہمانوں کی زبانی ہمیں یہ خوشخبری موصول ہوئی ہے کہ ربوہ میں جماعتِ احمدیہ کا ۸۶ واں جلسہ سالانہ ۲۶ تا ۲۸ دسمبر نہایت کامیابی کے ساتھ منعقد ہو کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور برکتوں کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

مہمانوں نے بتایا کہ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ کے تینوں روز جلسہ گاہ میں رونق افروز ہو کر حاضرین کو اپنے رُوح پرور اور بصیرت افروز خطابات سے متمتع فرمایا۔ چنانچہ پہلے دن حضور انور نے افتتاحی خطاب فرمایا اور احبابِ جماعت کو جلسہ سالانہ کے مبارک ایام کی رُوحانی نعمتوں سے فیض یاب ہونے کی تلقین فرمانے کے بعد افتتاحی دُعا فرمائی۔ دُوسرے روز یعنی ۲۷ دسمبر کے دوسرے اجلاس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احبابِ جماعت سے خطاب کرتے ہوئے اشاعتِ اسلام و اشاعتِ قرآن کی عالمگیر مہم کے ضمن میں دورانِ سال کی مساعی پر ایمان افروز تبصرہ فرمایا۔ اور خصوصاً صد سالہ جوبلی منصوبے کے شیریں ثمرات کا ذکر کرتے ہوئے لندن کی کسرِ صلیب کانفرنس اور اس کے دُور رس نتائج کا ذکر فرمایا۔ نیز یہ بھی خوشخبری احبابِ جماعت کو سُنائی کہ مغربی افریقہ میں غانا کی جماعت ہائے احمدیہ نے قرآن مجید کا وہاں کی مُلکی زبان میں ترجمہ شائع کر دیا ہے۔

تیسرے روز یعنی ۲۸ دسمبر کو دُوسرے اجلاس میں حضورؐ ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک نہایت رُوح پرور اور بصیرت افروز علمی تقریر فرمائی۔ اور خاص طور پر جماعت کی نئی نسل کو مخاطب کرتے ہوئے بہت سے تربیتی پہلوؤں کی طرف توجہ دلائی۔ پھر حضرت امام مہدی علیہ السلام کی بعثت اور زمانہ بعثت کی علامات کے ضمن میں بہت سارے مستند حوالے بیان فرمائے۔ اور واضح فرمایا کہ احادیثِ نبویؐ کی روشنی میں مسیح اور مہدی دراصل ایک ہی وجود کے دو نام ہیں۔

مہمانوں نے یہ خوشخبری بھی سُنائی کہ بفضلہٖ تعالیٰ اس سال حاضرین کی تعداد گزشتہ سال سے بھی زیادہ تھی۔ اور قریباً پونے دو لاکھ افراد کا ایک عظیم اجتماع تھا۔ چنانچہ مردانہ جلسہ گاہ میں ایک لاکھ سے زائد افراد موجود تھے۔ جبکہ زنانہ جلسہ گاہ میں تقریباً ۷۵ ہزار مستورات ربانی باتوں سے استفادہ کر رہی تھیں۔

جلسہ کے تینوں روز سلسلہ کے علمائے کرام نے سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علاوہ مختلف علمی اور تربیتی موضوعات پر ٹھوس اور پُر مغز تقاریر فرمائیں۔

معزز مہمانوں نے بتایا کہ ۲۹ دسمبر کو جمعہ کا دن تھا اس لئے کافی مہمان حضور انور کی اقتداء میں نمازِ جمعہ ادا کرنے اور خطبہ جمعہ سُننے کے اشتیاق میں ٹھہرے رہے۔ چنانچہ ایک محتاط اندازے کے مطابق ۲۵ ہزار افراد نے حضور انور کی اقتداء میں نمازِ جمعہ ادا کی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز سے قبل ایک گھنٹہ سے زائد نہایت بصیرت افروز خطبہ جُمعہ ارشاد فرمایا۔ اور اِس مسئلہ پر نہایت شرح و بسط کے ساتھ روشنی ڈالی کہ اسلام میں مرتد کی سزا قتل ہرگز نہیں ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ کے اِن مبارک ایام میں بصیرت افروز خطابات فرمانے اور دیگر اہم ذمہ داریوں کو ادا کرنے کے علاوہ دُنیا کے اطراف و جوانب سے آئے ہوئے شمعِ احمدیت کے پروانوں کو انفرادی و اجتماعی ملاقات اور اپنے ارشادات اور دُعاؤں سے سرفراز فرمایا۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے اور آپ کی مؤیّد من اللہ قیادت میں غلبۂ اسلام کے دن قریب سے قریب تر آجائیں۔ آمین۔

جیسا کہ قارئینِ بدر گزشتہ اشاعت میں جلسہ سالانہ قادیان کی رپورٹ میں یہ پڑھ چکے ہیں کہ امریکن وفد تو جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت کے بعد

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

قادیان میں احمدی مستورات کا ایک روزہ کامیاب سالانہ جلسہ

ہندوستان کے مختلف علاقوں کے علاوہ یورپ امریکہ اور مارشس وغیرہ بیرونی ممالک سے مستورات کی شرکت

رپورٹ مرتبہ :- عزیزہ امۃ الرفیق صاحبہ آفس سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

الحمدُ للہ کہ حسب سابق اس سال بھی جلسہ سالانہ کی مبارک تقریب احمدیت کے دائمی مرکز قادیان میں ۱۸-۱۹-۲۰ دسمبر ۷۸ء بروز سوموار - منگل - بدھ منعقد ہوئی - درمیانے دن یعنی ۱۹ دسمبر کو جلسہ سالانہ مستورات کے علیحدہ پروگرام کا انعقاد ہوا - پہلے اور تیسرے دن کا تمام پروگرام مردانہ جلسہ گاہ سے بذریعہ لاؤڈ اسپیکر زنانہ جلسہ گاہ میں سُنا جاتا رہا - ۱۹ دسمبر صبح ٹھیک دس بجے محترمہ حضرت سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی صدارت میں عزیزہ امۃ الرحمن صاحبہ کی تلاوت قرآن مجید سے جلسہ کی کارروائی کا آغاز ہوا -

بعدہٗ محترمہ حضرت سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے باہر سے آنیوالی بہنوں کو خوش آمدید کہا - آپ نے بہنوں کو مخاطب کرکے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ اُس نے اس سال پھر ہماری زندگیوں میں یہ جلسہ سالانہ کے مبارک ایام دکھائے - اور دُور دراز کے سفر طے کرکے ہماری بہنوں کو ایک کثیر تعداد میں جلسہ سالانہ کے رُوحانی اجتماع میں شرکت کرنے کی سعادت بخشی - خدا تعالےٰ آپ سب کا مرکز میں آنا مبارک کرے - اور آپ سب کو جلسہ سالانہ کے مبارک ایام عبادات اور ذکرِ الٰہی میں گزارنے کی توفیق دے - آمین - نیز آپ نے فرمایا کہ آپ اِس رُوحانی ماحول میں رہ کر زیادہ سے زیادہ مستفید ہونے کی کوشش کریں - اور جو کچھ بھی آپ یہاں اِس رُوحانی ماحول میں رہ کر روحانی مناظر کا مشاہدہ کریں وہ اپنے تک ہی محدود نہ رکھیں بلکہ اُن بہنوں تک پہنچائیں جو باوجود جلسہ میں شرکت کی تڑپ رکھنے کے کسی مجبوری کے باعث جلسہ میں شریک نہیں ہوسکیں - خدا تعالیٰ آپ کو رُوحانی فضائل کے جذب کرنے کی توفیق دے - آمین -

بعد ازاں جلسہ کے پروگرام کا آغاز ہوا - عزیزہ زہرت طیبہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سُنایا - نظم کے بعد پہلی تقریر عزیزہ صدیقہ قیصرہ نے

"احمدی مستورات کا تعلق باللہ"

کے موضوع پر کی - حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے قبل زمانے کی حالت بتاتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے بعد رُوحانی انقلاب کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ اب بھی روحانیت میں عورتوں کا صحابیات کی طرح اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم ہے - حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا اور حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا کے تعلق باللہ نیز حضرت حسین بی بی صاحبہ والدہ حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے رُوحانی مرتبہ کے سلسلہ میں کئی ایک ایمان افروز مثالیں بیان کیں -

دوسری تقریر عزیزہ نصرت سلطانہ نے "سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم" کے عنوان پر کی - اور آپؐ کی زندگی کے چند واقعات آپؐ کی سچائی - رحم - صبر و استقامت اور اللہ پر یقین کے بارہ میں بیان کئے -

بعدہٗ عزیزہ نعیمہ بشریٰ گھٹیالیاں نے -

"موجودہ زمانے میں قرآن مجید ہی تعلیم کا واحد ذریعہ ہے" کے عنوان پر تقریر کی - عزیزہ نے قرآن مجید کے اکمل ترین ایک روحانی اور آخری کتاب ہونے کا ثبوت دیا اور بتایا کہ قرآن مجید میں ہر قسم کی ضرورت کی تکمیل کے سامان مہیا ہیں - اور ہر قسم کی تعلیمات بیان کی گئی ہیں -

اس کے بعد نعیمہ بشریٰ صاحبہ اہلیہ عبداللطیف صاحب سندھی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم "وہ پیشوا ہمارا" پڑھ کر سُنائی -

بعدہٗ محترمہ فرحت الدین صاحبہ سکندرآباد نے غیر ملکی خواتین کی خدمت میں لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان کی طرف سے انگلش میں ایڈریس پیش کیا اور قادیان کی مقدس بستی میں آنے پر مبارکباد دی - اس کے جواب میں بعض ممبرات نے اپنی زبان میں اپنے اپنے خیالات وجذبات کا اظہار کیا - محترمہ امۃ الحمید صاحبہ امریکہ - محترمہ سلیمہ سوکیہ صاحبہ آف مارشس - مسز نصرت صاحبہ آف مارشس - محترمہ ہدایت بیگم سوکیہ آف جرمنی - محترمہ ناصرہ رضاء صاحبہ امریکہ - محترمہ صُغرا سلطان غوث صاحبہ آف مارشس - محترمہ عالیہ رشید صاحبہ آف امریکہ - محترمہ ریحانہ انصاری صاحبہ آف امریکہ - محترمہ رشیدہ سعید صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ امریکہ نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا - اور اپنی لجنات کی نمائندگی کرتے ہوئے اپنی ممبرات لجنہ کی طرف سے حاضراتِ جلسہ کو السّلامُ عَلَیکُم کا تحفہ پیش کرکے دعاؤں کی درخواست کی اور مہمان نوازی کا شکریہ ادا کیا -

U.S.A. و کینیڈا اور مارشس سے آنے والی بہنوں نے کہا کہ ہم پہلے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں جس نے ہمیں اپنے فضل سے دوسری اور تیسری مرتبہ قادیان کی مقدس بستی میں آنے کا موقعہ عطا فرمایا - اور ہم حضرت مسیح موعودؑ کی مقدس اور بابرکت بستی میں آکر بہت خوش ہیں - اور پھر ہماری خوشی کی کوئی انتہا نہیں ہے جب ہم آپ بہنوں کی باہمی ، بےلوث محبت والفت ، خلوص و مہمان نوازی اور بےشمار قربانیوں کو دیکھتی ہیں - احمدیت کے رشتہ میں منسلک ہوکر ہم باوجود دُور رہنے کے ایک دُوسرے کے بالکل قریب ہیں انہوں نے کہا کہ قادیان میں جو روحانی اسپرٹ نظر آتی ہے وہ ہم اپنے ساتھ لے جائیں گی - اور آج کا یہ جلسہ اور پھر اس میں ہماری آمد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی اور آپؑ کی صداقت کا ایک زندہ نشان ہے -

نیز انہوں نے کہا کہ جلسہ سالانہ قادیان پر آنے سے انہیں دو فائدے حاصل ہوتے ہیں - ایک یہ کہ جلسہ سالانہ پر آنے والوں کے لئے حضرت مسیح موعودؑ نے جو دُعائیں کی ہیں اُن کے ہم وارث بنتے ہیں - اور دوسرا یہ کہ جلسہ سالانہ پر اطراف واکناف سے آنے والے احمدی بھائی بہنوں سے ملاقات کرکے اخوت و مودت ترقی پذیر ہوتی ہے -

تاثرات کے بعد محترمہ صاحبزادی امۃ الکریم کوکب صاحبہ نے نہایت خوش الحانی سے نظم سُنائی - ان کے بعد صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ محترمہ حضرت سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ نے دس بہنوں کو اسنادِ خوشنودی عطا فرمائیں جو حضور ایدہ اللہ کے دستخط کے ساتھ ان بہنوں کیلئے ملی تھیں جنہوں نے دس بہنوں کو یا اس سے زائد کو قرآن مجید ناظرہ یا تین بہنوں کو یا اس سے زائد بہنوں کو باترجمہ قرآن مجید پڑھایا ہوا تھا - ان بہنوں کے نام یہ ہیں :-

حضرت سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان -

محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ قادیان -

محترمہ معراج سلطانہ صاحبہ سیکرٹری تعلیم قادیان

" سلیمہ بیگم صاحبہ بنگلور -

" راحتن بیگم صاحبہ بینکال -

" انیسہ بیگم صاحبہ صلاح الدین حیدرآباد -

" رضیہ بیگم صاحبہ بڈھانوں دیوچھ)

" امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ قادیان -

" احمدی بیگم صاحبہ یادگیر -

" حنیفہ بیگم صاحبہ دہلی -

" نصیرہ بیگم صاحبہ ڈوگر -

بعدہٗ حضرت سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ نے بہنوں سے خطاب فرمایا - آپ نے سب سے پہلے غیر ملکی خواتین کو خوش آمدید کہا - اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ یہ مسلمانوں کی بدقسمتی ہے کہ انہوں نے خلافت جیسی عظیم نعمت کو فراموش کرکے دین و دُنیا کے اقتدار سے ہاتھ دھویا مگر یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے اسلام کی نشأۃِ ثانیہ کے ذریعہ پھر ایک دفعہ دُنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کر دیا - آپ نے خلافت کی بےشمار برکات کو واضح فرماتے ہوئے بہنوں سے گزارش کی کہ اپنی اولاد کو خلافت سے وابستہ رکھیں اور خلیفۂ وقت کے ہر حکم کی تعمیل کرنا اپنا اوّلین فرض سمجھیں -

عورتوں کی ذمہ داریوں کو بیان کرتے ہوئے آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے اس خطاب کی روشنی میں جو کہ حضور نے پچاس سالہ جشن کے موقعہ پر فرمایا تھا تین اُمور بہنوں کے سامنے رکھا - اوّل دُعاؤں پر زور دینا - دوم اپنے معاشرہ کو حسین اور حسین تر بنانے کے لئے پردہ کرنا - اور سوم سُست لجنات کو تیز کرنا اور اس کی تنظیم کو مضبوط کرنا -

ان امور کی وضاحت کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریکات کی روشنی میں تعلیم القرآن اور تربیتِ اولاد کی طرف خاص طور پر توجہ دلاتے ہوئے آخر میں آپ نے بڑے ہی مؤثر انداز میں یہ بیان فرمایا کہ ہم مستورات بھی صحابیات کی طرح

(آگے دیکھئے صفحہ ۶ پر)

قرآن کریم نے مومنوں کی جو صفات اور ذمہ داریاں بیان کی ہیں ہمارے اعمال ان کے مطابق ہونے چاہئیں

ہمیں خشوع و خضوع کیساتھ دُعائیں کرنی چاہئیں اور ہر طرح کی غیر ضروری اور بے فائدہ باتوں سے پرہیز کرنا چاہیئے!

دنیا ہم سے نمونہ کی طالب ہے ہمارا اور ہماری آئندہ نسلوں کا فرض ہے کہ ہم صحیح اسلامی نمونہ پیش کریں!!

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع ۱۹۷۸ء کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا احمدی مستورات سے خطاب

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع ۱۹۷۸ء میں ۲۱ اکتوبر کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احمدی خواتین سے جو خطاب فرمایا تھا اُس کا متن الفضل مجریہ ۱۲/۸/۳ میں شائع ہُوا ہے جو قارئین بدر کے علمی اور روحانی استفادہ کے لئے ذیل میں درج کیا جا رہا ہے۔ (ایڈیٹر)

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے درج ذیل آیات کی تلاوت فرمائی:-

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۙ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۙ

(سورۃ المومنون آیت ۲ تا ۴)

اس کے بعد فرمایا:-

ہمارے اجتماعات

اس لئے منعقد کئے جاتے ہیں کہ ہم کام کی باتیں سُنیں یعنی ایسی باتیں جن کا تعلق اعمالِ صالحہ سے ہو اور جو ہمیں اپنی ذمہ داریاں یاد دلائیں اور جن کے نتیجہ میں ایک جلاء اور ایک تیزی اور ایک تڑپ پیدا ہو۔ یہ ایسی کلاس نہیں جہاں صرف تھیوری یعنی اصول پڑھائے جاتے اور سکھائے جاتے ہوں جن کا فوری اور بلاواسطہ تعلق کسی لیبارٹری اور کسی تجربہ گاہ سے نہ ہو۔ آپ یہاں بہت سی باتیں سُنیں گی لیکن اگر آپ سُنیں اور عمل نہ کریں تو آپ کا یہاں آنا بے فائدہ ہے اور اگر آپ سُنیں بھی نہ اور شور مچائیں تو پھر تو بالکل ہی بے فائدہ ہے۔

قرآن کریم کا تعلق

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ سے ہے۔ ایمان کی باتیں۔ وہ باتیں جو ایمان میں تازگی پیدا کرتی ہیں اور جو دل کے عقیدہ کو مضبوط کرتی ہیں اور جن کے نتیجہ میں انسان کی طاقتیں اور اس کے جوارح، اس کی ظاہری طاقتیں بھی اور باطنی طاقتیں بھی عمل پر آمادہ ہوتی ہیں۔ وہ سب باتیں ہمیں قرآن عظیم نے ہی سکھائی ہیں۔ قرآن سے باہر نور نہیں بلکہ اندھیرا ہی اندھیرا ہے۔ قرآن کریم میں مومنین کی کچھ علامتیں بتائی گئی ہیں، ان کی کچھ صفات بتائی گئی ہیں، جن ذمہ داریوں کو وہ نباہتے ہیں ان کا کچھ ذکر کیا گیا ہے۔ ان میں سے دو کے متعلق میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ آج کی دُنیا جو اسلام کی تعلیم کی پیاسی ہے اور جس میں یہ احساس دن بدن شدت اختیار کرتا چلا جا رہا ہے کہ ان کے عقائد اور ان کے فلسفے ناکام ہو چکے ہیں اور ان کی زندگی خوشحال زندگی نہیں ہے۔ کوئی ایسی تعلیم ان کو ملنی چاہیئے کوئی ایسے اصول ان کو اپنانے چاہئیں جو ان کی ورلی زندگی کو بھی خوشحال بنائیں اور (جسے آج وہ نہیں جانتے اور میں ان کی طرف سے کہتا ہوں) ان کی اُخروی زندگی میں بھی خوشحالی اور سکون اور اطمینان اور پیار اور خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے بعد انسان کی جو کیفیت ہوتی ہے اس کے سامان ان کے لئے پیدا کر دیں۔

وہ دو باتیں یہ ہیں۔ ایک تو یہ کہ خشوع کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور دُعائیں کی جائیں اور دوسرے یہ کہ غیر ضروری باتوں اور ایسی باتوں سے جو بے فائدہ ہیں، پرہیز کیا جائے۔ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ۔

خدا تعالیٰ کے حضور خشوع کے ساتھ جُھکنا اور دُعائیں کرنا

اپنے نفس میں ایک بہت وسیع اور لمبا مضمون ہے۔ اِس وقت میں اِس کے بعض حصّوں کی طرف آپ کو توجہ دلاؤں گا۔ اِس وقت نوعِ انسانی کو دُعاؤں کی ضرورت ہے کیونکہ جہاں تک ان کی عقل اور ان کی تدبیر کا سوال تھا وہ تو ناکام ہو چکی ہے اور ان کی عقل اور ان کی تدبیر میں بڑی کثرت کے ساتھ وہ باتیں شامل ہو چکی ہیں جو قرآن کریم کی اصطلاح میں لغو کہلاتی ہیں۔ جب ہم ان سے بات کرتے ہیں کہ تم اِس لغو میں پھنسے ہوئے ہو، اِس گند میں دھنسے ہوئے ہو جس کا ان کو بھی احساس ہے اور بتاتے ہیں کہ اِس سے نکلنے کی ایک ہی راہ ہے کہ تم اُس راستہ کو اختیار کرو جو اسلام تمہیں بتاتا ہے تو وہ ہم سے نمونہ کے طالب ہوتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ہمیں نمونہ بتاؤ۔ اور جہاں تک انسانی فطرت کا سوال ہے میں سمجھتا ہوں کہ ان کا

یہ مطالبہ درست ہے

اِس لئے کہ خود قرآن عظیم میں اللہ تعالیٰ نے یہ اعلان کیا ہے کہ انسان کو ایک نمونہ اور ایک اُسوہ کی ضرورت ہمیشہ رہتی ہے۔ چنانچہ ایک ایسا آئیڈیل، ایک ایسا عظیم نمونہ، ایک عظیم مثال اور ایک مثالی زندگی جیسی کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تھی، اُس زندگی کو خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں اُسوۂ حسنہ کہہ کر بیان کیا ہے۔ میں آپ کو یہ بتا رہا ہوں کہ جب وہ کہتے ہیں تعلیم جو تم ہمیں بتا رہے ہو وہ تو دل کو اطمینان بخشتی ہے مگر اس پر عمل کرنے والوں کا نمونہ ہمیں دکھاؤ تو ان کا یہ مطالبہ درست ہے۔ ان کو یہی مطالبہ کرنا چاہیئے اور ہر وہ شخص جو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہوتا ہے اس کا یہ فرض ہے کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ کی ایک جھلک ان کے سامنے پیش کرے۔ لیکن میرا تعلق تو صرف جماعت احمدیہ کے مردوں اور عورتوں سے ہے اس لئے میری مخاطب آج آپ ہیں اور آپ کی وساطت سے جماعت احمدیہ کے فرد اور ان کے بچے ہیں جن کو ہم اطفال کہتے ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عظیم نمونہ

جو ہمارے سامنے رکھا گیا ہے اصولی طور پر اس کے دو حصے ہیں ایک دُعا کا

حصہ ہے اور دوسرے تدبیر کا حصہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہی ان دو بنیادی صفات کو ہمارے سامنے اس رنگ میں بیان کیا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ تدبیر کو اس کی انتہاء تک پہنچاؤ تب خدا تعالےٰ بہتر نتائج پیدا کرے گا۔

یہ ہے اسوۂ رسول صلے اللہ علیہ وسلم۔ بنی نوع انسان کو صراط مستقیم دکھانا ہمارا فرض ہے۔ جماعت احمدیہ کو قائم ہی اس لئے کیا گیا ہے کہ بنی نوع انسان کے دل محبت اور پیار کے ساتھ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم اسوہ کے ذریعے جیت کر انہیں صراط مستقیم کی طرف لایا جائے اس عظیم اسوہ کے ذریعے جس کی جھلک اپنی اپنی استطاعت کے مطابق ہر احمدی کی زندگی میں غیر کو نظر آنی چاہیئے۔ دعا اور تدبیر کے مضمون کو میں آگے نتیجے کر کے آہستہ آہستہ آپ کو سمجھانے کی کوشش کروں گا آپ خود سمجھتی رہیں۔

جہاں تک تدبیر کا تعلق ہے

احمدی مستورات نے اس میدان میں ایک وقت میں بڑا اچھا نمونہ دکھایا۔ انگلستان کی مسجد (یعنی خدا کا گھر کیونکہ "انّ المساجد للہ" فرمایا ہے) ہماری احمدی بہنوں کے چندہ سے بنی۔ اور چندہ دینے والیوں میں وہ بھی تھیں جنہوں نے اپنا سارا زیور خدا کی اس مسجد کی تعمیر کے لئے پیش کر دیا اور اللہ تعالےٰ نے ان کی اس پیشکش کو قبول کیا جیسا کہ اُن بابرکت نتائج سے ظاہر ہوتا ہے جن کا تعلق لندن کی مسجد سے ہے۔ ۱۹۲۴ء میں مسجد بنی اور میں قریباً اس کے دس سال کے بعد ۱۹۳۴ء میں وہاں پڑھنے کے لیے گیا۔ اُس وقت تک آہستہ آہستہ ترقی کرتے ہوئے جماعت اس مقام پہ پہنچی تھی کہ نماز میں مشکل ایک صف ہوتی تھی اور میرا نہیں خیال کہ میں نے جمعہ والے دن مسجد میں کبھی دو صفوں سے زیادہ آدمی دیکھے ہوں۔ بہت دفعہ میں جمعہ پڑھنے کے لیے آکسفورڈ سے وہاں آجاتا تھا۔ اور

اب وہاں یہ حال ہے

کہ مسجد بھر جاتی ہے مسجد کے ساتھ ایک PRIFABRICATED ہال ہے ایک اچھا خاصہ بڑا ہال بنایا گیا ہے وہ بھی بھر جاتا ہے اور وہ مردوں کے لیے بھی ناکافی ہو جاتا ہے۔ مستورات کو مشن ہاؤس کے اندر ایک بہت بڑا ہال ہے وہ دیا جاتا ہے جو اُن سے بھر جاتا ہے اور ناکافی ہو جاتا ہے۔ پھر عید کے موقع پر صحن میں ایک بہت بڑا شامیانہ لگایا گیا اس میں بھی مرد سما نہ سکے اور باہر لان میں آ گئے پھر مشن ہاؤس کی سڑکوں پر آ گئے۔ اتنی بڑی جماعت اس جگہ بن گئی کہ جہاں جب عورتوں نے دعائیں کرتے ہوئے خدا تعالےٰ کے حضور اپنی حقیر قربانیاں پیش کی تھیں تو میرا اندازہ ہے کہ چند افراد سے زیادہ نہ تھے اور ۱۹۳۴ء اور ۱۹۳۸ء کے درمیان تو میری دید ہے کہ میں نے کبھی مسجد کو بھرا ہوا نہیں دیکھا تھا۔ اور اب میں نے اس مسجد کو، اس کے قریب ایک ہال کو، مشن ہاؤس کے ہال کو اور پھر ایک بہت بڑے شامیانہ کو بھرا ہوا دیکھا۔ پھر اس سے باہر نکل کر لانز میں پھر سڑکوں پر ہر طرف آدمی ہی آدمی تھے۔ غرض خدا تعالےٰ کے فضل سے خدا تعالےٰ کے نام کو بلند کرنے والی اتنی بڑی جماعت وہاں پیدا ہو گئی۔ اس لئے میں کہتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ نے آپ کی قربانیوں کو قبول کیا۔ جنہوں نے قربانیاں دی تھیں اللہ تعالےٰ انہیں بہتر جزا دے اور جو وفات پا چکی ہیں ان کو اپنی رضا کے عطر سے ممسوح کرے اور جنات میں ان کے درجات کو بلند کرے اور ان کی نسل سے تعلق رکھنے والے افراد کو بھی نیکیوں کی توفیق دے اور ان قربانیوں کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ اپنے پیار کے حصول کو آسان کر دے۔

پھر آپ نے ہالینڈ کی مسجد بنائی

وہ بھی مستورات کے چندوں سے بنی۔ پھر کوپن ہیگن کی مسجد بنی۔ لیکن اس کے بعد اب حالات بدل گئے ہیں۔ صرف ہمارے ملک کے نہیں بلکہ دنیا کے حالات۔ دُنیا نے اقتصادی لحاظ سے جن راہوں پر ترقی کی اس کے نتیجہ میں ان کی راہ میں بہت سی اُلجھنیں بھی پیدا ہو گئیں۔ میں کوشش کروں گا کہ اقتصادیات کا مضمون آپ سب کے ذہن نشین کر دوں تاکہ آپ اس مسئلہ کو سمجھ جائیں۔ ترقی کا ایک ذریعہ انہوں نے یہ اختیار کیا کہ مستقبل کی آمد آج خرچ کر دی۔ نوٹ بنا کر یا بنک سے قرض لے کر جو آمد دس سال کے بعد ہونی تھی اس کو آج خرچ کر دیا۔ مثلاً انگلستان میں ایک کمپنی بنی اور اس کو ایک ارب روپے کی ضرورت تھی لیکن ایک ارب روپیہ اس کے پاس نہیں تھا بلکہ اس میں سے صرف دو کروڑ روپیہ تھا بقیہ ۹۸ کروڑ روپیہ کے لئے انہوں نے بنک سے کہا کہ ہمیں قرض دیدو۔ یہ پیسہ جو انہوں نے لیا اس سے انہوں نے ایک بہت بڑی فیکٹری بنائی۔ پہلے زمین خریدی اس پر خرچ کیا پھر عمارت بنائی اس پر خرچ کیا۔ پھر جب تک آمد شروع نہ ہوئی انہوں نے مزدوروں کو مزدوریاں دیں۔ بہت بڑی فیکٹریاں ہوتی ہیں ایک فیکٹری میں دس پندرہ ہزار مزدور کام کرتا ہے۔ ان کی مزدوریاں ابتدائی آمد میں سے نہیں نکل سکتی تھیں۔ اس لئے قرض میں سے نکالی گئیں اور

اس کا بار مستقبل پہ پڑا

پھر افراط زر اور اس کے نتیجہ میں مہنگائی کا بار اس کے علاوہ۔ دو سال کے بعد یا تین سال کے بعد وہ کمانے لگے پھر انہوں نے آہستہ آہستہ بنک کا قرضہ واپس کرنا شروع کیا۔ لیکن اس عرصے میں تین چار اسی قسم کی اور فیکٹریوں کے منصوبے بن گئے اور انہوں نے اور قرض لیا۔ اس طرح قرض کا یہ گیند لڑھکتا ہوا مستقبل کی گہرائیوں کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اور زمانہ حال کی نسل آنے والی نسلوں کی مقروض ہو گئی۔ اب انہوں نے کام کر کے کما کر یہ پیسے واپس کرنے تھے۔ اور چونکہ آنے والی نسلوں نے کما کر اپنے آباء و اجداد کے تجارتی اور صنعتی قرضے واپس کرنے تھے اس لئے جب وہ نسلیں آئیں تو ان پر بڑا بوجھ پڑ گیا اور یہ بوجھ پڑا انکم ٹیکس کی شکل میں بھی اور یہ بوجھ پڑا جتنا حصہ رسدی آن کو اُجرت کا اور مزدوری کا مل سکتا تھا اتنا نہ دینے کی شکل میں بھی، افراط زر اور مہنگائی کی شکل میں بھی۔ پھر انہوں نے دیکھا کہ ہماری ضرورتیں پوری نہیں ہو رہیں اور انہوں نے دیکھا کہ فیکٹری مثلاً دس ارب روپیہ نفع کما رہی ہے اور ہمیں اس میں سے صرف دو ارب مل رہا ہے، وہاں ایسی فیکٹریاں بھی ہیں، تو انہوں نے کہا کہ باقی آٹھ ارب روپیہ کہاں جاتا ہے۔ مزدور کو تو نہیں پتہ کہ کہاں جاتا ہے۔ اس میں سے بہت سی رقم ماضی کی نسلوں نے، انہی کے آباء و اجداد نے جو قرض لئے تھے ان قرضوں کے بوجھ کو ہلکا کرنے کے لئے خرچ کی جا رہی ہے۔ غرض اُلجھنیں پیدا ہوتی چلی گئیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ پابندیاں لگ گئیں کہ ملک کا روپیہ باہر نہیں جا سکتا۔ اپنے ملک میں مصیبت پڑی ہوئی ہو تو

روپیہ باہر کیسے جا سکتا ہے

جب میں کالج میں پڑھا کرتا تھا تو اس وقت ایسی کوئی دقت نہیں تھی۔ اور جب ۱۹۲۴ء میں آپ نے لندن مسجد کے لئے عطایا دیئے تھے تو اس وقت بھی یہ دقت نہیں تھی کہ ہندوستان سے روپیہ باہر نہیں جا سکتا بلکہ جا سکتا تھا اور گیا اور وہاں خرچ ہوا۔ لیکن اب ہندوستان نے بھی اور پاکستان نے بھی اور صرف انہی دونوں نے نہیں بلکہ افریقہ کے قریباً سارے ممالک نے اور یورپ کے کچھ ممالک کو چھوڑ کر باقی اکثر ممالک نے پابندیاں لگا دی ہیں۔ بڑے بڑے مہذب کہلانے والے ممالک جو آج کے قرض مستقبل کی کمائی پر اس وقت بہت امیر اور دولتمند نظر آ رہے ہیں وہ بھی پابندیاں لگانے پر مجبور ہو گئے کیونکہ انہوں نے اپنے عجیب و غریب منصوبہ کے نتیجہ میں بڑی اُلجھنیں پیدا کر لی تھیں۔ اور اب ہم مثلاً پاکستان سے نہ کوئی رقم قانوناً باہر بھیج سکتے ہیں اور (چونکہ ہم قانون کی پابند جماعت ہیں) نہ کوئی رقم باہر بھیجتے ہیں اور نہ ہم آپ سے یہ کہہ سکتے ہیں کہ فلاں جگہ مسجد بننی ہے۔ عورتیں اپنی روایات کو قائم رکھتے ہوئے اب اس مسجد کے لئے پیسہ دیں۔ اب ایسی تحریک ہو ہی نہیں سکتی کیونکہ رقم باہر نہیں جا سکتی۔

جہاں تک

جماعت احمدیہ کی ضروریات

کا سوال ہے جو کہ ساری دنیا میں پھیلی ہوئی ہے اللہ تعالیٰ نے ایسا سامان کیا کہ قبل اس کے کہ ایسے حالات پیدا ہوں کہ ملک ملک یہ قانون بنا دے کہ پیسہ باہر نہیں بھیجا جا سکتا، جس کو زرِ مبادلہ کہتے ہیں، اکثر ممالک میں جماعتیں قائم ہو گئیں اور اپنے پاؤں پر کھڑی ہو گئیں۔ اور ان کو باہر سے پیسہ منگوانے کی یا ہمیں باہر پیسہ بھجوانے کی ضرورت ہی باقی نہیں رہی۔ یہ خدا تعالیٰ کی شان ہے مجھے اور آپ کو تو یہ نہیں پتہ تھا کہ یہ حالات پیدا ہوں گے لیکن قبل اس کے کہ ایسے حالات پیدا ہوں جماعتیں اپنے پاؤں پر کھڑی ہو گئیں اور انہیں ضرورت ہی نہ رہی

جماعتیں ترقی کر رہی ہیں

ان کی اجتماعی زندگی میں وسعت پیدا ہو رہی ہے تبلیغ میں وسعت ہو رہی ہے اور جماعت کے اندر بڑا پھیلاؤ آ رہا ہے نئی نسل پیدا ہونے کے نتیجہ میں، اور ہزاروں کی تعداد میں عیسائیوں میں سے احمدی مسلمان ہونے کے نتیجہ میں، چنانچہ ان کی ضروریات بڑھ گئیں اور ان کو زیادہ پیسے کی ضرورت پڑی تو وہ قومیں جو پہلے ایک پیسہ کبھی نہیں دیتی تھیں خود ہی قربانی کرنے لگ گئیں۔ میں نے ایک خطبہ جمعہ میں بھی کہا تھا کہ ۱۹۴۴ء تک مرکزی جماعتوں سے باہر کوئی معتد بہ چندہ نہیں تھا۔ یعنی ایسا نہیں تھا کہ ہمارے رجسٹروں میں ان کے نام اور چندہ وغیرہ درج ہو۔ گو وہ اپنے طور پر کچھ پیسے ضرور دیتے ہونگے کیونکہ کچھ نہ کچھ جذبہ تو پیدا ہو چکا تھا لیکن

اب یہ حال ہے

کہ جتنا صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید دونوں کا سالانہ چندہ ہے اس سے قریباً دگنا چندہ باہر کی جماعت ہائے احمدیہ اپنے ملک کی ضروریات کے لئے دے رہی ہیں بعض ممالک ایسے ہیں جہاں سے روپیہ باہر بھیجا جا سکتا ہے چنانچہ وہ ممالک پاکستان سے باہر کے ایسے ملکوں کے لئے قربانی کر رہے ہیں جو ابھی اپنے پاؤں پر کھڑے نہیں ہو پائے۔ یہاں سے تو ہم بھیج ہی نہیں سکتے قانون اس کی اجازت نہیں دیتا۔ لیکن انگلستان میں ایسا قانون نہیں ہے، امریکہ میں ایسا قانون نہیں ہے جرمنی میں ایسا قانون نہیں ہے اور وہاں کی جماعتیں اپنے پاؤں پر کھڑی ہیں۔ اور ایسے ممالک جہاں کی جماعتیں اپنے پاؤں پر کھڑی نہیں ہو سکتیں ان کی ضرورتیں پوری کرنے کے لئے وہ مدد دے رہی ہیں۔ اپنے پاؤں پر کھڑی نہیں ہو سکیں سے میری یہ مراد نہیں کہ وہ کچھ بھی مالی قربانیاں نہیں کر رہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ اپنے وسائل کے لحاظ سے اور اپنی آمدنیوں کے لحاظ سے اور جماعت کی تعداد کے لحاظ سے وہ اتنی مالی قربانیاں نہیں دے سکتیں کہ وہ جماعت کے سارے اخراجات کا بوجھ اُٹھا سکیں کوئی جماعت مثلاً ۵۰ فیصد بوجھ اُٹھا رہی ہے تو باقی ۵۰ فیصد کے لئے امریکہ کہتا ہے کہ ہم تمہاری مدد کرتے ہیں، انگلستان کہتا ہے کہ ہم تمہاری مدد کریں گے اور ضرورت پڑی تو جرمنی بھی کرے گا۔ میرا خیال نہیں کہ ابھی ایسی ضرورت پڑی ہو لیکن جرمنی سے بھی پیسہ باہر بھیجا جا سکتا ہے اسی طرح سوئٹزرلینڈ سے بھی پیسہ باہر بھیجا جا سکتا ہے۔ لیکن سوئٹزرلینڈ کی جماعت ابھی چھوٹی ہے۔ جرمنی کی جماعت کافی بڑی ہے اور بڑا چندہ دیتی ہے خدا تعالیٰ ان کو شرح کے مطابق اور بھی زیادہ دینے کی توفیق دے۔

میں نے ایک خطبہ میں یہی کہا تھا کہ

مرکزی جماعتوں کے لئے

خدا تعالیٰ نے ایک امتیاز پیدا کیا ہے کہ جب تک قانون اجازت دیتا رہا۔ ہمیشہ مرکزی جماعتوں (یعنی بٹوارے سے پہلے ہندوستان کی جماعتوں نے اور بٹوارے کے بعد پاکستان کی جماعتوں نے) غیر ممالک میں تبلیغ اسلام کے لئے مالی قربانیاں دیں۔ اب حالات تبدیل ہو گئے ہیں اب آپ باہر کے لئے قربانیاں نہیں کر سکتے لیکن باہر کی کسی جماعت نے ایک دھیلہ بھی جماعت احمدیہ قبول نہیں کیا اور نہ وصول کیا ہے اپنی جماعت نے بعض دفعہ پیشکش بھی کی، غیروں نے تو کیا کرنی تھی۔ ہمارے کام سے ہر ایک غصے ہو جاتا ہے۔ عیسائی اپنی جگہ غصے ہیں کہ تم مسیح کو لعنتی کیوں نہیں مانتے اپنا اپنا خیال ہے ہم کہتے ہیں کہ وہ خدا کے پیارے تھے ملعون نہیں ہو سکتے اور وہ کہتے ہیں ہم انہیں ملعون مانتے ہیں آپ ملعون نہیں مانتے اس لئے ہم آپ سے غصے ہیں۔ اسی طرح دوسرے مذاہب ہیں ہم ان کی غلطیاں نکالتے ہیں۔ اسلام کو غالب کرنے کے لئے اور

اسلام کی حسین تعلیم

ان کے سامنے پیش کر کے ان کا دل جیتنے کے لئے جب ہم اسے پیش کرتے ہیں اور اسلام کی تعلیم ان کے سامنے آتی ہے تو اپنی تعلیم کے متعلق وہ دیکھتے ہیں کہ اس کے اندر تو اب ہمیں کوئی حسن نظر نہیں آتا چنانچہ ان کا پہلا ردِ عمل تو یہ ہو گا کہ وہ غصہ کریں گے بہر حال یہ ایک حقیقت ہے کہ نہ جماعت ہائے احمدیہ بیرون مرکز سے اور نہ کسی اور ایجنسی سے ایک دھیلہ بھی آپ نے قبول کیا اور نہ آپ کو ملا۔ انہوں نے پیشکش بھی کی لیکن میں نے انکار کر دیا۔ میں نے کہا کہ نہیں میری غیرت اسے قبول نہیں کرتی کہ میں اپنے احمدیوں سے یہ کہوں کہ پاکستانی جماعتوں کی ضرورت پوری کرنے کے لئے تم پیسے بھیجو پاکستان کی جماعتیں اپنے پاؤں پر کھڑی ہوں گی۔

بہر حال اب آپ باہر مسجد نہیں بنا سکتیں لیکن کیا آپ کے دلوں میں ایمانی جوش ٹھنڈا پڑ جانا چاہیئے؟ اور آپ کو قربانی نہیں دینی چاہیئے؟ اگر آپ کے اندر ایمان ہے تو صرف

قربانیوں کی شکل

بدلے گی قربانیوں کی مقدار میں فرق نہیں آئے گا بلکہ وہ پہلے سے زیادہ ہوں گی اور ہونی چاہئیں اس کے لئے میں نے ان آیتوں کے دو مضمون چنے ہیں، ان میں بتایا گیا ہے کہ مومنوں کی ایک علامت یہ ہے کہ مومن خدا تعالیٰ کے حضور جھکتا ہے اور جھکتا ہی چلا جاتا ہے یہاں تک کہ اس کے اپنے وجود کا کوئی ذرہ بھی باقی نہیں رہتا اور سب کچھ وہ خدا کے سپرد کر دیتا ہے یہ وہ بلند مقام ہے جہاں تک آپ پہنچ سکتی ہیں، آپ بھی اور مرد بھی۔ روحانی ترقیات اور رفعتوں کا حصول صرف مردوں کی اجارہ داری نہیں ہے جس طرح مرد خدا کے پیار کو حاصل کر سکتے ہیں اسی طرح بغیر ایک ذرہ فرق کے آپ بھی حاصل کر سکتی ہیں اگر آپ کوشش کریں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا تعالیٰ نے کہا کہ یہ تبا دو سب کو کہ

"جے توں میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو"

اگر تم اس کے ہو جاؤ تو اس عالمین کا، اس یونیورس کا، اس زمین و آسمان کا خالق و مالک کہتا ہے کہ پھر یہ سب کچھ تمہارا ہو جائے گا۔ جب اس ہر دو جہان کے مالک نے تمہیں اپنا لیا، جب پیار سے اُٹھا کر گود میں بٹھا لیا تو پھر کونسی چیز ہے جو تمہاری نہ رہی۔ اس طرف بھی میں تمہیں بلاتا ہوں تمہارے لئے گھاٹا نہیں ہے کہ تم یہ سمجھو کہ اگر ہم پاکستان کی ضرورتیں پوری کرنے کے لئے مال دیں گے تو ہم غریب ہو جائیں گے۔ پہلے تو درجنوں مثالیں تھیں اب ہزاروں مثالیں میں آپ کو دے سکتا ہوں کہ جنہوں نے مالی قربانیاں دیں اور ان کے اموال میں اتنی برکت پیدا ہوئی کہ انسان کا تصور بھی وہاں تک نہیں پہنچ سکتا تھا ان کا اپنا تصور بھی نہیں پہنچ سکتا تھا اور جنہوں نے اپنے اوقات کو اور اپنے نفوس کو خدا تعالیٰ کے حضور پیش کیا ان کے نفوس میں

خدا تعالیٰ نے اتنی برکت دی

کہ ہر سال یہاں جگہ کم ہو جاتی ہے۔ آپ ہر سال اپنی مثال دیکھتی ہیں اور ہر مجلس اور ہر اجتماع میں ہمیں یہ نشان نظر آ رہا ہے۔ یہ لوگ کہاں سے آتے ہیں۔ کل میں خدام الاحمدیہ کے اجتماع میں گیا انہوں نے پچھلے سال کی نسبت بہت بڑا احاطہ بنایا ہوا تھا جس میں وہ ٹکٹ لے کر اندر جانے دیتے ہیں ان کو دیکھ کر میں سوچ میں پڑ گیا کہ یہ نوجوان آئے کہاں سے! ایک سال کے اندر اتنے بڑھ گئے خدا نے وسعے خدا نے ان کی زندگیوں میں برکت ڈالی جو پچھلے سال اطفال میں تھے آج وہ خدام میں آ گئے اور وہ بڑی کثرت سے یہاں آتے پس یہ گھاٹے کا سودا نہیں۔

اب میں ایک اور رنگ میں کچھ زیادہ تفصیل کے ساتھ ان دو مضمونوں کی طرف آجاتا ہوں۔ خشوع کے ساتھ دعائیں کرنا کوئی معمولی بات نہیں بلکہ

یہ بہت ہی اہم ذمہ داری ہے

آپ نے ساری دنیا کے انسان کے لئے دعائیں کرنی ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ ان کے لئے بھی جن کے ملکوں کے نام بھی تمہیں نہیں آتے تم خدا سے دعا کرو اور کہو کہ اے خدا جن ملکوں کے نام بھی ہمیں نہیں آتے ان کے باشندوں پر بھی رحم کر اور ان کے لئے ہدایت کی راہیں کھول تاکہ وہ تیری رضا کو اور تیرے فضل کو اور تیری برکات کو اور تیری رحمتوں کو حاصل کر سکیں۔ یہ میں اس لئے کہتا ہوں کہ قرآن کریم کی پیشگوئیوں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور خدا تعالےٰ جو نئے علوم اس زمانہ میں انسان کے ہاتھ میں دے رہے ہیں۔ ان سے میں نے اپنی خلافت کے شروع میں اندازہ لگایا اور جب میں ۶۷ء میں انگلستان گیا تو وہاں میں نے انتباہ اور بشارت دونوں پر مشتمل ایک چھوٹا سا مضمون پڑھا تھا اور اس میں میں نے ان سے کہا تھا کہ سارے حالات کو دیکھتے ہوئے اور پیشگوئیوں پر غور کرتے ہوئے

میرا اندازہ یہ ہے

کہ بیس پچیس سال کے اندر اندر ایک ایسی عظیم تباہی تمہارے سامنے کھڑی ہوگی کہ جو پہلی دو WORLD WARS سے یعنی جو بہت خطرناک خوفناک قسم کی دو بڑی جنگیں ہو چکی ہیں ان سے بھی زیادہ خطرناک ہوگی اور بتایا یہ گیا ہے کہ اگر تم نے اصلاح نہ کی تو اس جنگ میں، اس تباہی میں علاقے کے علاقے ایسے ہوں گے کہ جہاں سے زندگی کا خاتمہ ہو جائے گا۔ انسانی زندگی کا نہیں بلکہ مچھر اور مکھی کی زندگی کا بھی اور جراثیم جو خوردبین سے نظر آتے ہیں وہ بھی باقی نہیں چھوڑے جائیں گے بلکہ ہلاک کر دیے جائیں گے اور میں نے انہیں کہا تھا کہ اس کا علاج یہ ہے کہ تم اپنے پیدا کرنے والے رب کی طرف رجوع کرو تاکہ اس ہلاکت سے محفوظ کئے جاؤ۔

یہ ۶۷ء کی بات ہے

قریباً گیارہ سال گذر گئے ہیں اور اب دنیا کو بعض اور طرف سے بھی یہ انتباہ مل رہا ہے اور بالکل میرے اندازے کے مطابق انتباہ مل رہا ہے مثلاً یو۔ این۔ او میں چین کے نمائندے نے تقریر کی کہ انسان کے سامنے ایک تباہی کھڑی ہے اور وہ دس سال تک سامنے آسکتی ہے میں نے جو وقت بتایا تھا یہ اس کے مطابق ہے۔ اسی طرح بعض اور بڑے ملک جو اس وقت میرے ذہن سے نکل گئے ہیں ان کی طرف سے بھی انسان کو یہ وارننگ ملی ہے اس دفعہ جن سے میں ملا تھا ان کو میں کہتا تھا کہ میں نے علیٰ وجہ البصیرت بات کی تھی اور ساتھ ہی علاج بھی بتایا تھا اور جو میں نے کہا تھا اس کے مطابق اب دوسرے بھی تمہیں انتباہ کر رہے ہیں لیکن تمہیں علاج نہیں بتا رہے اس تباہی سے بچانے کے لئے پہلا کام اور

ہمارا پہلا فرض یہ ہے

کہ ہم ان کے لئے دعائیں کریں کہ اللہ تعالےٰ ہدایت کی راہیں ان پر کھولے اور اس ہلاکت سے انہیں بچائے جو ان کے سامنے کھڑی ہے اور جسے وہ آج نہیں دیکھ رہے یا ان میں سے بعض اس طرح دیکھ رہے ہیں جس طرح انسان دھندلکے میں دیکھتا ہے اور شکل کو پوری طرح پہچانتا نہیں لیکن ہم علیٰ وجہ البصیرت نمایاں طور پر اس کی شکل کو پہچان رہے ہیں اور اس ہلاکت کی وجوہات کو بھی پہچان رہے ہیں اور خدا تعالےٰ کے کلام کو بھی پہچان رہے ہیں خدا تعالیٰ اس زمانے کی اکثریت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو قائم کرنا چاہتا ہے۔ یہ اکثریت کتنی ہوگی یہ انسان پر موقوف ہے کہ کیا صرف انہوں نے جو مرنے سے بچ جائیں گے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کو پہچان کر آپ کے دامن کا سہارا لینا ہے یا ان لوگوں نے بھی

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت

کو پہچان کر آپ کے دامن کا سہارا لینا ہے جن کے سامنے آج ہلاکت کھڑی نظر آتی ہے۔ ہماری یہ خواہش ہے ہماری یہ دلی تمنا ہے ہمارے دل میں یہ بے قراری اور اضطراب ہے کہ خدا کرے کہ کسی طرح ان کو ہدایت کی راہیں نظر آئیں اور وہ خدا تعالےٰ کے غضب سے محفوظ ہو جائیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ٹھنڈے سائے تلے آجائیں۔ یہ ہے ایک احمدی کے لئے خشوع سے دعائیں کرنا اور یہ دعائیں غلبۂ اسلام کی ہی دعائیں ہوں گی کہ ساری دنیا اسلام کی عظمت کو پہچانے، خدا تعالیٰ کے ساتھ زندہ تعلق قائم کرنے کی راہوں کو پہچانے، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور جلال کو پہچانے اور اسلام کو قبول کر لے اس رنگ میں ہم نے غلبۂ اسلام کی دعائیں کرنی ہیں۔

ہم ایک چھوٹی سی اور کم مایہ جماعت ہیں پیسہ ہمارے پاس کوئی نہیں۔ سیاسی اقتدار ہمارے پاس کوئی نہیں سیاست سیاستدانوں کو مبارک ہو ہمیں اس کے ساتھ کوئی لگاؤ اور پیار نہیں

ہمارے دلوں میں تو ایک ہی تڑپ ہے

اور وہ ہے اس اسوہ کا اثر کہ لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ أَلَّا يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ (الشعراء آیت ۴) خدا نے ہمارے ذمے بہت بڑا کام لگایا ہے اگر خدا یہ کہتا ہے کہ اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے کے لئے جو کچھ بھی چاہیئے وہ تمہاری ذمہ داری ہے لاؤ اور پورا کرو تو اس اعلان سے ہی ہماری جانیں نکل جائیں لیکن ہمارا خدا بڑا پیار کرنے والا خدا ہے بڑا احسان کرنے والا خدا ہے اس نے کہا کہ جتنا تم کر سکتے ہو اتنا کرو اس میں کمی نہ کرو لیکن اگر ضرورت ایک کروڑ کی ہے اور تم نے صرف ایک میرے سامنے پیش کیا اور ننانوے لاکھ ننانوے ہزار نو سو ننانوے تمہارے پاس نہیں ہے اور تم پیش نہیں کر سکتے تو باقی سب کچھ میں کروں گا اور سارے کا ثواب تمہیں دوں کتنا احسان کرنے والا ہے ہمارا رب۔ پس

دعائیں کریں

کہ اللہ تعالیٰ جو ہمیں کہتا ہے کہ جتنا تم کر سکتے ہو وہ اس کے حضور پیش کر دیں۔ اس کی وہ ہمیں توفیق عطا کرے تاکہ اسلام کے حق میں وہ نتائج جلد نکلیں جو اس زمانہ میں اسلام کو غالب کرنے کے خدائی منصوبہ میں نکلنے ہیں — وہ تو نکلیں گے لیکن ہم یہ نہیں چاہتے کہ تین نسلوں کے بعد نکلیں ہمارے دل میں یہ خواہش ہے کہ ہم اپنی زندگیوں میں اسلام کو چاروں طرف پھیلا ہوا دیکھیں خدا کرے کہ ایسا ہی ہو لیکن اس زندگی کا کوئی اعتبار نہیں اور اصل چیز یہ ہے کہ اسلام غالب آئے اصل چیز یہ نہیں کہ آپ یا میں زندہ رہیں پس اسلام کے غلبہ کے لئے جو ہماری ذمہ داری ہے اس کے نباہنے کے لئے آپ دعا کریں

یہ لمبے عرصہ کی ذمہ داری ہے

صرف آپ کی جو اس وقت یہاں بیٹھی ہیں یا جو آپ کی ہم عمر جماعت احمدیہ کی نسل ہے اس کی ذمہ داری تو نہیں ہے ہم نے اندازہ لگایا ہے کہ اگلی صدی غلبۂ اسلام کی صدی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر دس سال کی عمر کا ایک گروہ لیا جائے جو دس سال کے بعد بالغوں میں داخل ہو جاتا ہے تو اس لحاظ سے دس نسلیں آنے والی ہیں ان دس نسلوں کو اس قابل بنانا کہ وہ اسلامی تعلیم سے بخوبی واقفیت رکھتی ہوں، اس پر پوری طرح عمل پیرا ہونے والی ہوں ان کے دلوں میں خدا تعالےٰ کا پیار ہو، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا عشق ہو، ایک عزم اور جذبہ ہو کہ ہم نے خدا تعالےٰ کی راہ میں قربانیاں دینی ہیں اپنے کسی فائدہ کے لئے نہیں بلکہ اسلام کو غالب کرنے کے لئے

یہ تم ماؤں کا کام ہے

اس کی طرف تم توجہ دو اور صرف اپنے لئے نہیں بلکہ اپنی نسلوں کے لئے بھی دعا کرو کہ خدا تعالےٰ آپ کی نسلوں کو بھی مخلص، ایثار پیشہ اور محمد کا فدائی بنائے تاکہ وہ فریضہ جو نسلوں پر پھیلا ہوا ہے ہماری نسلیں کامیابی کے ساتھ اس فریضہ کو ادا کر سکیں اور خدا تعالےٰ کے پیار کو صرف ہم نہیں بلکہ آنے والی نسلیں بھی قیامت تک اس کے پیار کو حاصل کرتی چلی جائیں۔ یہ دعائیں کرنا آپ کے ذمہ

ہے۔

دُوسری بات

ہے هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ۔ لغو کے معنے ہیں بے فائدہ، قبیح برا قول بھی اور فعل بھی۔ دونوں پر عربی زبان لغو کا لفظ استعمال کرتی ہے پس نہ قول میں لغو ہونا چاہیئے اور نہ عمل میں۔ کہتے ہیں کہ عورتوں میں بہت باتیں کرنے کی عادت ہے۔ مجھے نہیں معلوم کہ آپ اپنی مجلسوں میں کتنا شور مچاتی ہیں۔ یا باتیں زیادہ کرتی ہیں یا نہیں بہر حال آپ بدنام ضرور ہیں۔ اگر یہ عادت ہے تو اس کو چھوڑیں اور گپیں مارنے، بدظنیاں کرنے، افتراء باندھنے چغلیاں کھانے اور ادھر ادھر کی لگانے کی بجائے آپ نیکی کی باتیں کریں لغو باتیں نہ کریں اگر تمہارے پاس نیکی کی باتیں کہنے کے لئے نہ ہوتیں تو آپ کہہ سکتی تھیں کہ ہم کیا کریں خدا نے ہمیں زبان دی ہے وہ چلے گی تو سہی آپ کو خدا تعالیٰ نے اسلامی تعلیم میں، قرآن کریم میں اتنی باتیں کرنے کے لئے دے دی ہیں کہ آپ کیا آپ کی نسلیں بھی وہ باتیں کرتی چلی جائیں تو وہ تعلیم ختم نہیں ہوگی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ قرآن کریم کے اسرار روحانی نہ ختم ہونے والے ہیں وہ قیامت تک ختم نہیں ہو سکتے۔ پس وہ نورانی باتیں کریں بچوں کے سامنے اپنی تاریخ دہرائیں، اپنی ذمہ داریوں کو دہرائیں، دنیا کی حالت کا ذکر کریں دنیا کے اندر جو تبدیلیاں پیدا ہو رہی ہیں ان سے ان کو آگاہ کریں چھوٹے چھوٹے بچوں کو یہ باتیں بتائیں۔ مجھے خوشی ہے کہ اگلی نسل کے ایک حصہ میں پھر بڑا جوش پیدا ہو رہا ہے۔

ہماری ذمہ داریاں بڑھ رہی ہیں

اور جتنا جتنا لوگ اسلام کے قریب آتے جائیں گے ہماری ذمہ داریاں بڑھتی جائیں گی میں پہلے بھی بتا چکا ہوں کہ سٹاک ہالم میں ایک صحافیہ، آپ کی عورت، بہن اسلامی تعلیم سننے کے بعد جب کمرے سے نکلی تو وہ آنسوؤں سے رو رہی تھی اور جو شکوہ اس نے ہمارے ایک ساتھی سے کیا وہ یہ تھا کہ تم اتنی تاخیر سے ہمارے ملکوں میں کیوں آئے تمہیں پہلے آنا چاہیئے تھا اس کا مطلب یہ تھا کہ تم نے خیال تک نہیں کیا کہ کس گند میں ہم روز بروز دھنستے چلے جاتے ہیں اور لغو باتیں کر کے آپ ان کی تسلی نہیں کر سکتیں اس وقت باوجود ہر قسم کے گند کے اور کمزوریوں کے میں اور کہتا ہوں کہ ان کے بعض حصے بڑے ترقی یافتہ ہیں۔ انہوں نے علوم سیکھے اور گپ مارنے کی بجائے وہ علم کی باتیں کرتے ہیں۔ ان کی اپنی دلچسپیاں ہیں اور آپ کی اپنی دلچسپیاں ہیں یہ ٹھیک ہے کہ آج کے زمانے میں وہ بائیبل کی بات کم کرتی ہیں اور فلسفے کی بات زیادہ کرتی ہیں، اقتصادیات کی بات زیادہ کرتی ہیں، معاشرے کی بات زیادہ کرتی ہیں، سٹرائیک کی بات زیادہ کرتی ہیں اور اس میں حصہ بھی لیتی ہیں اور تقریریں بھی کرتی ہیں لیکن آپ لوگ

خدا تعالیٰ کی صفات

کا ذکر کریں، آپ لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حسین زندگی کے تذکرے کریں آپ لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک عظیم روحانی فرزند ہیں انہوں نے اپنے محبوب اور پیارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نور میں سے دنیا کے سامنے جو پیش کیا اور آپ کے دل میں بنی نوع کے لئے جو تڑپ تھی جو ہمیں آپ کی کتابوں میں نظر آتی ہے اور آپ نے اسلام کو غالب کرنے کے جو منصوبے پیش کئے ان کا ذکر کریں۔ ہزاروں باتیں ہیں۔ آپ باتیں کریں میں کب کہتا ہوں کہ باتیں نہ کریں میں تو کہتا ہوں کہ جتنی چاہیں باتیں کریں لیکن لغو باتیں نہ کریں۔

لغو کی دوسری قسم ہے عمل کے لحاظ سے لغو اور بے فائدہ۔ یہ بڑا عجیب مضمون ہے اور بہت لمبا مضمون ہے میں مختصراً بیان کروں گا قرآن کریم سے ہمیں پتہ لگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو بہت سی استعدادیں اور صلاحیتیں عطا کی ہیں۔ ان کے چار موٹے موٹے گروہ ہیں لیکن وہ سب ایک دوسرے پر اثر انداز ہونے والے ہیں اور ایک دوسرے کے ساتھ بندھے ہوئے ہیں ہم صرف سمجھانے کے لئے چار مختلف چیزیں بیان کرتے ہیں کہ انسان کی پرسنیلٹی میں اس کے وجود میں چار بنیادی صلاحیتیں ہیں ورنہ اصل میں تو وہ ایک ہی چیز کے مختلف پہلو ہیں اور وہ ہیں اس کی جسمانی صلاحیتیں، اس کی ذہنی صلاحیتیں، اس کی اخلاقی صلاحیتیں، اور اس کی روحانی صلاحیتیں ہر وہ کام جو ان صلاحیتوں کی صحیح نشوونما کرتا ہے وہ لغو میں شامل نہیں اور ہر وہ کام جو ان خداداد صلاحیتوں میں کمزوری پیدا کرنے والا ہے وہ لغو ہے اس معنی میں قبیح کا لفظ اور گناہ کا لفظ بھی لغو کے اندر آجاتا ہے۔ محض بے مقصد اور بے معنی اور لایعنی اور غیر مفید کام بھی لغو کہلاتا ہے لیکن صرف یہی لغو نہیں بلکہ لغت عربی نے لغو کے معنی قبیح کے بھی کئے ہیں اور ظاہر ہے کہ اس میں گناہ بھی آگیا۔ پس ایسی تدبیر کریں کہ جو لغو نہ ہو۔ آپ نے اپنے گھر میں تدبیر کرنی ہے کھانا پکاتے وقت تدبیر کرنی ہے اور ہر علم بھی آپ کو آنا چاہیئے۔

آپ کو ایک لطیفہ سنا دوں

ہم جہاز پر انگلستان سے اوسلو جا رہے تھے اور اسی جہاز میں چالیس امریکن استانیاں بھی سفر کر رہی تھیں۔ کہنے لگیں کہ جی ہم سکینڈے نیوین ممالک یعنی ناروے سویڈن وغیرہ کے معاشرے کا مطالعہ کرنے جا رہی ہیں انہوں نے مجھے دیکھا تو ایک ساتھی سے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ اور ملنے کی خواہش ظاہر کی۔ میرے ساتھیوں نے مجھے بتایا۔ میں نے ان کی درخواست منظور کر لی۔ جہاز کے بڑے کمرے میں ایک طرف انتظام کر دیا گیا وہ لوگ تو سمجھتے ہیں کہ ہم بڑے عالم فاضل دنیا کے حاکم ہیں اور ساری دنیا ہماری غلام ہے۔ اس لئے میں ان کو ان کی سطح پر لے آتا ہوں چنانچہ بجائے اس کے کہ وہ سوال کرتیں

میں نے سوال کیا

کہ تمہارا کس شعبے سے تعلق ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہم ہوم اکنامکس سے۔ یہاں بھی ہماری بہت سی بچیاں کالج آف ہوم اکنامکس میں پڑھنے والی ہوں گی۔ میں نے کہا کہ اچھا ہوم اکنامکس۔ مجھے یہ بتاؤ کہ بکری کے گوشت اور مرغی کے گوشت میں کیلوریز (CALORIES) کے لحاظ سے کیا فرق ہے ان میں سے ایک کو بھی جواب نہیں آیا۔ اسی طرح میں نے ان سے سوال پوچھنے شروع کر دئے جب پانچ سات سوال پوچھے تو وہ کھسیانی سی ہو کر کہنے لگیں کہ ہم نے تو آپ سے سوال کرنے تھے آپ نے الٹا ہم سے سوال کرنے شروع کر دئے میں نے کہا کہ اچھا اب تم سوال کر لو اب تمہاری باری ہے۔ پھر میں نے ان کو اسلام کی باتیں سمجھانی شروع کیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے

یہ بشارت دی ہے

کہ میں تیرے ماننے والوں کے علم میں اتنی برکت دوں گا کہ یورپ کا فلسفہ جو آج اپنے سے باہر کی دنیا کو اپنا غلام سمجھتا ہے نہ صرف یہ کہ وہ اس سے متاثر نہیں ہوں گے بلکہ اس کی غلطیاں چن چن کر ان پر ظاہر کرنے والے ہوں گے۔ اپنی زندگی میں تو ہم نے دیکھ لیا ہر جگہ ہر مضمون کے ماہر مجھے ملتے رہتے ہیں۔ فزکس کے کیمسٹری کے حساب کے۔ میں ان سے بات کرتا ہوں اور ان علوم کی غلطیاں ان کو بتاتا ہوں۔ حساب کی غلطیاں اور اس کے نقص بھی بتاتا ہوں۔ اور اس سے جو فائدہ حاصل کیا جا سکتا ہے وہ بھی بتاتا ہوں میری تو کوئی خوبی نہیں ہے خدا نے ایک وعدہ کیا تھا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک غلام سے جس کو وہ پورا کر رہا ہے۔ آپ کی زندگیوں میں بھی پورا کرے گا اگر آپ اس کی طرف جھکیں یہ صرف میرے لئے تو وعدہ نہیں ہے جماعت احمدیہ کے لئے وعدہ ہے۔ پس آپ کو اپنی زندگیوں میں علمی لحاظ سے بھی یہ رنگ پیدا کرنا چاہیئے۔

آپس میں علمی باتیں کیا کریں

اور اسلام کو غالب کرنے والی باتیں کیا کریں میں تو جب کسی مسئلہ پر بات ہو آخر میں نتیجہ اپنے مطلب کا لے آتا ہوں یعنی اسلام کی خوبی ان کو بتا دیتا ہوں کوئی بات کوئی شخص کرے میں جواب دیتے دیتے بہت سی باتوں کا قائل کر کے ایک جگہ یہ کہتا ہوں کہ اسلام یہ کہتا ہے پھر وہ انکار ہی نہیں سکتے کہ اسلام کی یہ تعلیم غلط ہے آپ میں سے ہر ایک اس قابل ہو سکتی ہے کوشش تو کر کے دیکھیں۔

دنیا عمل کا نمونہ مانگتی ہے۔

جب وہ کہتے ہیں کہ عملی نمونہ دکھاؤ تو ہم بڑی اُلجھن میں پڑ جاتے ہیں میں اس کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتا آپ سے میں یہ کہتا ہوں کہ احمدی عورت میں اور یورپ کی عورت میں ایک مابہ الامتیاز اور فرقان ہونا چاہیئے جب وہ آپ سے ملے اور بات کرے تو وہ سمجھے کہ یہ تو ایک بالا ہستی ہے۔ ایک ایسا وجود ہے جس کو کوئی ایسی جگہ ملی ہے جس سے اس نے تعلق قائم کیا ہے اور وہ کچھ حاصل کیا ہے جو ہم حاصل نہیں کر سکے۔ اخلاق کے لحاظ سے اچھے ہیں۔ کسی دشمنی نہیں کرتے ہر ایک سے پیار کرتے ہیں کسی کو طعنہ نہیں دیتے۔ ہر ایک کی خیر خواہی کرتے ہیں۔ باہر ہم سے سوال کرتے ہیں کہ فلاں کے متعلق کیا خیال ہے ... میں مجھ سے ہپیوں کے متعلق پوچھنے لگے ہوں گے جن کو مارجیانا کھانے کی عادت پڑ جاتی ہے، ہر وقت بدمست، داڑھیاں کبھی چھوڑی ہوئی ناف تک نیچے اور بال کبھی کبھی صاف نہیں کئے۔ اگر جوئیں پڑ جائیں تو کوئی نکالنے والا نہیں۔ عجیب ہیئتِ کذائی بنائی ہوئی ہے۔ نہایت گندے، کپڑے بدبودار، ان کے قریب نہیں بیٹھا جا سکتا۔ ایک ایسی جماعت بھی یورپ میں پیدا ہو گئی تھی۔ جن کو ہپی کہا کرتے تھے۔ اب کچھ فرق پڑا ہے مجھ سے ان کے متعلق پوچھنے لگے تو میں نے کہا کہ

میں تو یہ سمجھتا ہوں

کہ یہ انسانوں والی زندگی نہیں گزار رہے بلکہ حیوانوں والی زندگی گزار رہے ہیں پھر فوراً مجھے خیال آیا میں نے پوری تعلیم بیان نہیں کی چنانچہ میں نے کہا اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ میں اس حالت میں بھی ان کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہوں میں کسی انسان کو حقارت کی نگاہ سے نہیں دیکھتا مجھے ان پر رحم آتا ہے میرے دل میں ان کے لئے نفرت پیدا نہیں ہوتی بلکہ رحم کے جذبات پیدا ہوتے ہیں اس رحم کا نتیجہ تھا کہ ہمیں ممنش (جرمن نو مسلم احمدی) مل گیا۔ بہت ہی اخلاص ہے اس میں۔ "مارجیانا" جو ایک خطرناک قسم کی عادت ڈالنے والا نشہ ہے اس کا وہ عادی تھا۔ اسی طرح منہ سے، ناک سے، آنکھوں سے، جسم سے کپڑوں سے بدبو آتی تھی اور ان کا وہ لیڈر تھا۔ بڑا چوٹی کا لیڈر۔ اب بھی وہ لوگ نشے میں بھی ہوں، تو اس کی لیڈرشپ کے سامنے جھک جاتے ہیں۔ حالانکہ وہ ساری چیزیں چھوڑ چکا ہے خدا تعالےٰ نے اس پر فضل کیا اور وہ مسلمان ہو گیا اور اب وہ جماعت کے کام بھی کر رہا ہے اور ہپیوں کو پکڑ پکڑ کر لا رہا ہے ان کو کہتا ہے دیکھو میں نے نشہ وغیرہ چھوڑ دیا ہے تم کیوں نہیں چھوڑ سکتے اور اس کی زیادہ تر تبلیغ ہپیوں میں ہی ہے اتنے گند میں پھنسے ہوئے لوگ وہ تو اس معاشرے کا اخلاقی لحاظ سے سب سے نچلا طبقہ ہے لیکن ان کو کھینچ کر لاتا ہے اور اسلام ان کے اندر ایک اخلاقی تبدیلی پیدا کر دیتا ہے۔

آج کی دنیا کا فلاسفر

اور ماہر اخلاق یہ کہتا ہے کہ بچپن اور جوانی میں پڑی ہوئی عادتیں چھوڑی نہیں جا سکتیں لیکن ہم نے درجنوں ایسی مثالیں ان کے ملک میں قائم کر دیں کہ اس قسم کی گندی عادتیں اور اس قسم کا نشہ جو تم ایک گھنٹے کے لئے بھی نہیں چھوڑ سکتے تھے اس کو ساری عمر کے لئے چھوڑ کر صاف ستھرے کپڑوں میں ملبوس خوشبودار لباس پہنے ہوئے چہرے پر رونق، ایمان کی بشاشت اور چمک کے ساتھ انہیں تمہارے سامنے پیش کر دیا۔ وہ جو ہپیوں کا سردار تھا وہ تمہارا خادم بن گیا۔ وہ مومنوں کا ایک فرد بن گیا یہ انتہا زاس شخص میں پیدا ہوا جو اُن میں پیدا ہوا ان کے گندے اخلاق میں گندا بن گیا اور گندگی میں نیچے ہی نیچے چلتا چلا گیا لیکن قبل اس کے کہ وہ ہلاک ہو خدا تعالےٰ نے اسے پکڑا اور اسلام کا نور اسے دکھایا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور جلال کا جلوہ اس پر ظاہر کیا۔ جب اس کو اسلامی تعلیم بتائی گئی تو وہ احمدی مسلمان ہوا اور اس کی کایا پلٹ گئی۔ ایک ہپی کو وہ پچھلے جلسہ سالانہ میں لاہور میں ملا اور اس کو پکڑ کر یہاں لایا اور اس کو ایک دو دن کے اندر اس نے کہا چھوڑ اس نشے کو میری خاطر۔ دیکھ میں تمہارا لیڈر رہا ہوں اور اس نے چھوڑ دیا۔ میں نے اسے مسجد میں دیکھا۔

یہ خدا کی عجیب قدرت ہے

کہ جب ایسا آدمی نشہ چھوڑتا ہے تو اس کے کچھ آثار چہرے پر بھی ظاہر ہو جاتے ہیں چنانچہ اس کے آنکھوں سے پانی ٹپک رہا تھا مسجد میں ہم نماز پڑھنے گئے تو وہ پہلی صف میں میرے پیچھے کھڑا تھا میری نظر پڑی تو اس کے آنسو ٹپک رہے تھے اس وقت مجھے نہیں پتہ تھا بعد میں میں نے ممنش سے پوچھا تو اس نے بتایا کہ جو "مارجیانا" چھوڑے گا کچھ عرصہ اس کی یہ حالت رہے گی۔ اور اب وہ مجھے ملا تو آنکھیں شفاف اور بڑا وجیہہ۔ ورنہ وہ تو جسم کے لحاظ سے بھی مر گیا تھا اور عقل کے لحاظ سے بھی مر گیا تھا۔ اس نے ہماری ایک پاکستانی بچی سے شادی کی ہے اور وہ دونوں بڑے خوش ہیں۔

میں آپ کو یہ بتا رہا ہوں کہ

دُنیا آپ سے نمونے کی طالب ہے

اور آپ ان کے پیچھے دوڑتی ہیں۔ جس طرح کتا بعض دفعہ اپنی دُم کے پیچھے بھاگ رہا ہوتا ہے جب اس کو کھجلی ہوتی ہے تو اس کا منہ نہیں پہنچتا اور وہ چکر لگا رہا ہوتا ہے۔ پس یہ حرکت تو نہ کریں آپ کو خدا نے اشرف المخلوقات بنایا ہے آپ میں سے اکثر کو خدا نے مسلمان کے گھر میں پیدا کیا ممکن ہے بعض غیر مسلموں میں سے بھی مسلمان ہونے والی ہوں اور آپ کو خدا نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شناخت کی توفیق عطا کی اور مجھے یقین ہے کہ آپ کا کوئی گھر، بلا استثنیٰ، ایسا نہیں ہے جہاں

خدا تعالےٰ کے پیار کے جلوے

ظاہر نہیں ہوئے آپ کی زندگیوں میں خدا تعالےٰ کے پیار کے جلوے ظاہر ہوئے آپ نے خدا تعالےٰ کی عظمت اور اس کے جلال کو دیکھا اور اس کے پیار کو آپ نے مشاہدہ کیا اور آج آپ خدا تعالیٰ کی طرف پیٹھ پھیر کر یہ کہیں کہ اے خدا ہم تیری خاطر دنیا کے لئے اچھا نمونہ بننے کے لئے تیار نہیں ہیں تو آپ بڑی بدبخت ہوں گی۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ آپ بدبخت نہیں ہوں گی بلکہ جو کمزوریاں ہیں انہیں دور کریں اور دنیا جو نمونہ آج مانگ رہی ہے آپ اور آپ کی آئندہ آنے والی نسلیں لڑکے اور لڑکیاں وہ نمونہ دنیا کے سامنے پیش کر بن گی تاکہ جلد تر دنیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔ آؤ اب دعا کر لیں۔

(اس کے بعد حضور نے اجتماعی دعا کرائی۔)

تقاریبِ شادی خانہ آبادی

۱۔ مورخہ ۲۲ اکتوبر ۱۹۷۸ء کو عبدالرحمٰن صاحب بانڈے ولد مکرم عبدالغنی صاحب بانڈے کی شادی خانہ آبادی کی تقریب عمل میں آئی۔ جبکہ عزیز موصوف کا نکاح قبل ازیں عزیزہ محمودہ بنت مکرم حمید اللہ صاحب انسپکٹر پولیس سے ہو چکا تھا۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے۔

مکرم عبدالغنی صاحب بانڈے نے اس خوشی کے موقعہ پر پانچ روپے اعانتِ بدر اور پانچ روپے درویش فنڈ میں ادا کئے ہیں۔

(خاکسار: عبدالواحد مبلغ سلسلہ احمدیہ کوریل)

۲۔ مورخہ ۱۵ نومبر کو مکرم مولوی عبدالحئی صاحب فضل انچارج مبلغ اتر پردیش نے عزیزہ شکیلہ خاتون صاحبہ بنت مکرم عماد الدین صاحب ساکن امروہہ کے نکاح کا اعلان مکرم محمد اخلاق صاحب ولد مکرم محمد الطاف صاحب ساکن امروہہ کے ساتھ بعوض دو ہزار روپے حق مہر فرمایا۔ ۱۶ نومبر کو مکرم محمد الطاف صاحب کی طرف سے دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا گیا اس خوشی کے موقعہ پر فریقین کی طرف سے پانچ پانچ روپے شکرانہ فنڈ اور پانچ پانچ روپے اعانتِ بدر کا میں ادا کئے گئے۔ احباب اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

قسط دوم

قادیان دارالامان میں جماعت احمدیہ کا ستاسیواں ۸۷ جلسہ سالانہ

رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج مدراس۔ و۔ مکرم مولوی محمد حمید صاحب کوثر مبلغ انچارج سری نگر

شبینہ اجلاس

مورخہ ۱۹ دسمبر ۱۹۷۸ء رات کے آٹھ بجے مسجد اقصیٰ میں ایک شبینہ اجلاس محترم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم سابق مبلغ انچارج غانا اور امریکہ کی صدارت میں مکرم حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب کی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوا۔

ازاں بعد مکرم روشن احمد خاں صاحب کیرنگ نے نہایت خوش الحانی سے فضائل قرآن مجید پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم سنائی۔

اسلام وقت کی ضرورت

اس شبینہ اجلاس میں مکرم سید محمود احمد صاحب ایم اے ابن محترم سید فضل احمد صاحب ایم اے پٹنہ نے انگریزی زبان میں Islam The need of The hour. کے عنوان پر تقریر کی۔ آپ نے بتایا کہ آج دنیا روحانی اور مادی لحاظ سے بہت تنزل پذیر ہو چکی ہے۔ اور آج کا انسان مختلف مسائل کے شکنجہ میں مقید ہے۔ دنیا کو اور انسانیت کو ان حالات سے صرف اور صرف اسلام ہی بچا سکتا ہے۔ اور یہ کام آج دنیا میں صرف جماعت احمدیہ ہی کر رہی ہے۔ اور جماعت احمدیہ ہی آج دنیا میں وہ واحد نظام ہے جو اکناف عالم میں اسلام کا پُر امن پیغام پہنچا رہی ہے۔ آپ نے اپنی تقریر میں دنیا کو پیش آمدہ مختلف اقتصادی، سماجی اور سیاسی مسائل اور اُن کے حل کے لئے تجویز کردہ سرمایہ دارانہ نظام یا سوشلسٹ و کمیونسٹ نظاموں کی ناکامی کا نہایت مدلل رنگ میں ذکر کرنے کے بعد ان تمام مسائل کے حل کے لئے اسلام جو قوانین اور اصول بیان کرتا ہے ان کو پیش کیا۔

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ٹیپ شدہ تقریر

اس کے بعد سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تقریر جو حضور نے ۱۹۷۷ء کے جلسہ سالانہ میں فرمائی تھی ٹیپ کے ذریعہ سُنائی گئی۔ حضور اقدس کی تقریر سے قبل محترم جناب ثاقب زیروی صاحب کی مشہور نظم زیر عنوان انجام جو اسی جلسہ سالانہ میں سُنائی گئی تھی بذریعہ ٹیپ سُنائی گئی۔

نظم خوانی کے بعد جوں ہی ہمارے پیارے آقا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نہایت پیاری اور میٹھی آواز سے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کا محبت بھرا پیغام ٹیپ ریکارڈ کے ذریعہ احباب نے سُنا تو فرط مسرت سے بے اختیار وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کہا۔ اُس وقت ہر ایک پر رقت طاری تھی۔ اور ہر ایک کی یہ دلی تمنا اور دُعا تھی کہ جس طرح حضور کی پیاری آواز ہم تک پہنچ رہی ہے اسی طرح وہ دن بھی جلد آجائے جب حضور اقدس کا پیارا وجود بھی ہمارے درمیان بنفس نفیس رونق افروز ہو آمین ثم آمین۔ اس ٹیپ شدہ تقریر کے سُنائے جانے کے بعد یہ اجلاس نہایت خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہوا۔

تہجد

محترم حضرت صاحبزادہ صاحب روزانہ مسجد مبارک میں نمازوں کی امامت فرماتے رہے۔ اس کے علاوہ روزانہ صبح ۵ بجے تہجد کی نماز باجماعت ادا ہوتی رہی۔ محترم حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی محترم مولانا عبدالحق صاحب فضل اور خاکسار محمد عمر کو تہجد کے لئے امامت کے فرائض ادا کرنے کی توفیق ملی۔

مورخہ ۱۸ دسمبر بعد نماز فجر بیرونی ممالک سے تشریف لائے ہوئے مہمانان کرام کا تعارف ہوا۔ ۱۹ دسمبر کو محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل ایڈیشنل ناظر امور عامہ نے درس دیا۔ مورخہ ۱۸ دسمبر کو بعد نماز مغرب و عشاء اور ۱۹ دسمبر کو بعد نماز فجر اور بعد نماز مغرب و عشاء اسی طرح ۲۰ دسمبر کو بھی محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے چند نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

مجلس خدام الاحمدیہ کی مشاورتی میٹنگ

مورخہ ۱۹ دسمبر کو دوسرے اجلاس کے اختتام پر نماز مغرب سے پہلے مسجد مبارک میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی صدارت میں مجلس خدام الاحمدیہ کی ایک مشاورتی میٹنگ منعقد ہوئی جس میں بھارت کی مجالس سے تشریف لائے ہوئے نمائندگان شریک ہوئے اس میٹنگ میں سالانہ اجتماع و دیگر پروگراموں کے متعلق مشورہ ہوا اور مختلف تجاویز پیش ہوئیں۔

مورخہ ۲۱ دسمبر کو صبح ۱۰ بجے جنازہ گاہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں باہر سے آئے ہوئے چند جنازوں کی نماز جنازہ محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے پڑھائی پھر تدفین کے بعد بہشتی مقبرہ میں محترم حضرت صاحبزادہ صاحب کی اقتداء میں اجتماعی دعا ہوئی۔

اس طرح بفضلہ تعالیٰ جلسہ سالانہ کا یہ نہایت مقدس و مبارک پروگرام نہایت کامیابی و کامرانی سے اختتام پذیر ہوا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مہمانان کرام کے قلوب میں ان مقدس و مبارک ایام کی برکات ایک عرصہ تک قائم و دائم رکھے اور سفر و حضر میں خدا ان کا حافظ و ناصر ہو اور جلسہ میں شمولیت اختیار کرنے والوں کے حق میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو دعائیں فرمائی ہیں وہ محض اپنے فضل سے ہم سب کے حق میں بھی خدا تعالیٰ قبول فرمائے آمین ●

حیدرآباد میں ایک نوجوان کا قبول احمدیت

مورخہ ۲۶/۱۲/۷۸ بروز اتوار مکرم محمد افضل علی صاحب جو محترم محمد یوسف صاحب آفریدی آف عراق کے بھانجے ہیں احمدیت میں داخل ہوئے ہیں آپ نے جماعت کا لٹریچر پڑھا اور احباب جماعت کے کردار سے متاثر ہو کر حلقہ بگوش احمدیت ہوئے ہیں۔ تمام احباب جماعت سے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ مجھے استقامت بخشے بعض قریبی رشتہ دار معاندانہ رویہ اختیار کئے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کو بھی ہدایت دے آمین۔

خاکسار۔ حمید الدین شمس مبلغ حیدر آباد۔

اظہار تشکر و درخواست دعا

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اور بزرگان سلسلہ کی دُعاؤں کے نتیجہ میں جماعت احمدیہ بھاگلپور کی مکرمہ صبیحہ یونس صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر محمد یونس صاحب (ایم۔ بی۔ بی۔ ایس) صدر جماعت احمدیہ بھاگلپور نے امسال بھاگلپور یونیورسٹی بہار میں نمایاں رنگ میں کامیابی حاصل کی ہے۔ موصوفہ نے بی اے (آنرز) سائیکالوجی میں فرسٹ کلاس فرسٹ پوزیشن میں پاس کر کے گولڈ میڈل کا اعزاز اور نمایاں کامیابی حاصل کی تھی۔ اسی طرح موصوفہ کی دوسری بہن مکرمہ نصرت یونس صاحبہ نے بی اے (آنرز) انگلش ادب میں سیکنڈ پوزیشن حاصل کر کے بھاگلپور یونیورسٹی میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔

اللہ تعالیٰ یہ کامیابی ان دونوں کیلئے اور جماعت کیلئے باعث برکت کرے۔ اور ہر دو کو دینی و دنیوی علوم سے بہرہ ور فرمائے۔ آمین۔

مکرم ڈاکٹر محمد یونس صاحب صدر جماعت احمدیہ بھاگلپور نے اپنی دونوں بچیوں کے پاس ہونے کی خوشی میں مبلغ ۳۰/- روپے مختلف مدات میں ادا فرمائے ہیں۔ جزاہ اللہ تعالیٰ۔

خاکسار۔ عبدالرشید ضیاء مبلغ سلسلہ بھاگلپور۔

درخواست دعا

۱۹۵۵ء کی بات ہے کہ بعض غیر احمدی بھائیوں کی میری زمین پر قابض ہونے کے لئے میرے خلاف مقدمہ دائر کیا اور ابتدائی دو عدالتوں میں جب فیصلہ میرے حق میں نہیں ہوا تو اپنے جائز حق کی چارہ جوئی کے لئے میں نے بنگلہ دیش ہائی کورٹ میں اپیل دائر کی جو ۲۳ سال کے طویل عرصہ سے زیر سماعت ہے اس عرصہ میں احمدی ہونے کی وجہ سے اخراجات مقدمہ کی بہت زیر باری کے علاوہ میری شہرت اور میرا اثر و رسوخ بھی متاثر ہوا۔

مَیں تمام احباب جماعت سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ دردمندانہ دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہائی کورٹ کے منصفین کی صحیح راہنمائی فرمائے تا وہ میرے جائز حق کو دلا سکیں۔ آمین۔

خاکسار۔ محمد فضل کریم ملا (ڈھاکہ) بنگلہ دیش

احمدی مستورات کا ایک روزہ جلسہ سالانہ بقیہ صفحہ ۳

خدا اور اُس کے رسول سے یہ کہیں جس طرح مرد تیرے آگے اور پیچھے لڑیں گے۔ اسی طرح ہم بھی تیرے آگے اور پیچھے لڑیں گی۔ اور اس وقت تک چین نہ لیں گی جب تک کہ دُنیا اسلام کے جھنڈے تلے جمع نہ ہو جائیں۔

آپ نے بہنوں کو توجہ دلائی کہ حضور کے ارشادات کو مدنظر رکھتے ہوئے لجنہ کی ایک سرگرم رکن بن کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلیفہ وقت کے ہر حکم کی تعمیل کرنے والیاں بنیں۔ آمین۔

لبعدہ عزیزہ طیبہ صدیقہ نے انگریزی میں تقریر کی۔ تقریر کا عنوان تھا [illegible] - اس کے بعد محترمہ شاہینہ پروین صاحبہ صدر لجنہ راٹھ نے "امن عالم میں اسلامی تعلیمات" کے عنوان پر تقریر کی۔ اور قرآن مجید سے ثابت کیا کہ اسلام کی تعلیم کو اختیار کر کے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو اپنا کر ہی دنیا میں امن قائم ہو سکتا ہے۔

ان کے بعد عزیزہ رفعت سلطانہ نے [illegible] پڑھی۔ لبعدہ محترمہ کبریٰ بیگم صاحبہ آف [illegible] آباد نے "حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئیاں اور آپ کی صداقت کا بیّن ثبوت" کے عنوان پر تقریر کی اور حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئیوں کو بیان کر کے بتایا کہ کس طرح یہ پیشگوئیاں اپنے وقت پر پوری ہوئیں۔ اور آپ کی صداقت کا بیّن ثبوت بنیں۔

ازاں بعد عزیزہ عقیلہ عفت نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" کے عنوان پر تقریر کی۔ اور اس ضمن میں متعدد ایمان افروز واقعات سُنائے۔

آخری تقریر محترمہ شکیلہ اختر صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ پٹنہ نے "تحریک جدید اور ہمارے فرائض" کے عنوان پر کی۔ آپ نے بتایا کہ یہ ایک روحانی تحریک ہے۔ یہ تحریک ۱۹۳۴ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے فرمائی تھی۔ تمام جماعت نے قربانیاں پیش کیں۔ آپ نے اس تحریک کے مقصد کو بیان کیا۔ اور اس کے متعلق احمدی مستورات کے فرائض احسن رنگ میں بیان کئے۔

دوسرا اجلاس

مستورات کے جلسہ کے دوسرے اجلاس کی کارروائی نماز ظہر و عصر ادا کرنے کے بعد ٹھیک ۲ بجے زیر صدارت محترمہ رشیدہ سعید صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ امریکہ عزیزہ نزہت طیبہ کی تلاوت کلام پاک سے شروع ہوئی۔ پہلی نظم محترمہ مریم سلطانہ صاحبہ نے "مجھے بڑھ معتی رہے خدا کی محبت خدا کرے" ترنم سے پڑھی۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر عزیزہ مبارکہ شاہین نے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات طبقۂ نسواں پر" کے عنوان سے پڑھی۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات عورتوں پر بحیثیت بیٹی۔ بیوی اور ماں کے بیان کئے۔

دوسری تقریر محترمہ معراج سلطانہ صاحبہ نے "صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام" کے عنوان پر کی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے قبل زمانے کی حالت اور زمانہ کی ضرورت کو بیان کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے ثبوت احسن رنگ میں بیان کئے۔

تیسری تقریر صاحبزادی امۃ الرؤف صاحبہ نے "تحریک تعلیم القرآن اور ہماری ذمہ داریاں" کے عنوان پر کی اور بتایا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک تعلیم القرآن ۱۹۶۶ء میں فرمائی تھی۔ حضور کے اقتباسات پیش کر کے بہنوں کی ذمہ داریاں بیان کیں۔

لبعد ازاں صاحبزادی محترمہ امۃ الکریم کوکب صاحبہ نے خواتین کی خواہش پر منظوم کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے

نہایت ترنم سے پڑھ کر سُنایا۔ لبعدہٗ عزیزہ فریدہ بیگم آف مدراس نے "خلافت کی برکات" کے عنوان پر تقریر کی اور خلافت کی اہمیت و ضرورت پر روشنی ڈالتے ہوئے خلافت کی برکات بیان کیں۔

اس کے بعد محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ قادیان نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم اور ہماری ذمہ داریاں" کے عنوان پر تقریر کی۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے قبل کے حالات بیان کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات کو جامع رنگ میں بیان فرمایا۔ اور ان تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے احمدی مستورات پر جو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ ان کو بیان فرمایا۔

آپ کے بعد محترمہ فرحت اللہ دین صاحبہ آف سکندر آباد نے "تربیت اولاد" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ بیان کرتے ہوئے بتایا کہ مستقبل کو روشن بنانا ہماری اولادوں کا فرض ہے۔ جب تک ہم اپنی اولادوں کی اعلیٰ تربیت نہیں کریں گی اس وقت تک ہمارا مستقبل روشن کیسے ہوگا۔ تربیت اولاد کے متعلق بہت سی احادیث بیان کیں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تقاریر کے چند اقتباسات پیش کئے۔

لبعدہٗ ناصرہ ندیم صاحبہ آف لندن نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ آپ نے لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کے متعلق چند اشعار سُنائے۔ جس سے لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کی غرض و غایت بیان کرنا مقصود تھا۔ ان کے بعد عزیزہ نیاز سلطانہ نے انگریزی میں حضرت سیدہؓ کی وفات کے متعلق تقریر کی۔

اس کے بعد محترمہ اسلم النساء صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ حیدر آباد نے "احمدیت کا بلند مقام" کے عنوان پر تقریر کی۔ اور بتایا کہ مذاہب عالم میں اسلام کا مقام بلند و بالا ہے۔ اور اب اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو مبعوث کر کے اسلام کی شان کو دوبارہ احمدیت کے ذریعہ دنیا پر ظاہر فرمایا ہے۔ اور دُنیا احمدیت کے ذریعہ حقیقی اسلام کا چہرہ دیکھ رہی ہے۔

اس اجلاس کی آخری تقریر "حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اہم تحریکات" کے عنوان پر خاکسار امۃ الرفیق نے کی۔ اور بتایا کہ حضور نے اپنے دورِ خلافت کے چند سالوں میں کئی بابرکت تحریکات فرمائی ہیں۔ آپ کی پندرہ تحریکات پر روشنی ڈالتے ہوئے صد سالہ جوبلی کی تحریک کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا۔ اور ان تحریکات کے متعلق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے چند اقتباسات پیش کئے۔

آخر میں محترمہ رشیدہ سعید صاحبہ آف امریکہ نے صدارتی تقریر فرمائی۔ انہوں نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ محض اللہ کا فضل ہے کہ ہم تمام بہنیں امریکہ کے مختلف مقامات سے اپنے روحانی مرکز قادیان پہنچیں تاکہ اس روحانی اجتماع سے فائدہ اُٹھا سکیں۔ اور اس کے لئے ہم اپنے رب کا شکریہ ادا کرتی ہیں۔

نیز فرمایا ہماری لجنہ کی کل بائیس شاخیں ہیں جو ملک امریکہ کے مختلف شہروں میں پھیلی ہوئی ہیں۔ اس سال امریکہ کے مغربی کناروں پر دو نئی لجنات کا قیام عمل میں آیا۔

گرمیوں کی چھٹیوں میں ہم لوگ باقاعدگی سے تربیتی پروگرام مناتے ہیں۔ جس میں قرآن اور دُعائیں وغیرہ سیکھتے ہیں۔ ہماری ایک لائبریری قائم ہے۔ ہم نمائش بھی لگاتی ہیں دوران سال بہتر کام کرنے پر سند خوشنودی و انعامات وغیرہ تقسیم کئے جاتے ہیں۔ لجنہ اماء اللہ کے زیر اہتمام ایک رسالہ "عائشہ" بھی شائع ہوتا ہے۔

آخر میں حضرت سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے محترمہ رشیدہ سعید صاحبہ کا صدر جلسہ کے فرائض ادا کرنے پر شکریہ ادا کیا۔ اور اسی طرح دار المسیح۔ قیام گاہ۔ جلسہ گاہ۔ نمائش اور نمازوں کے اوقات میں جن بہنوں نے ڈیوٹیاں دیں سب کا شکریہ ادا فرمایا اور لمبی اجتماعی دعا کے بعد اجلاس کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے اس سال بھارت کے مختلف مقامات سے آنے والے مہمانوں کی تعداد گذشتہ سالوں کی نسبت زیادہ تھی۔ مستورات کی حاضری بھی پچھلے سال کی نسبت زیادہ رہی۔ جلسہ کے دوران کل تعداد حاضری تقریباً ۸۷۵ تھی۔ خدا تعالیٰ آئندہ سال اس سے بھی زیادہ ترقی عطا فرمائے۔ آمین۔

جلسہ میں غیر مسلم خواتین کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ گرلز اسکول اور ہائی اسکول کے اسٹاف اور طالبات کو مدعو کیا گیا۔ چنانچہ اُنہوں نے بھی اور دوسری غیر مسلم خواتین نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ اور جلسہ کی کارروائی کو بہت غور سے سُنا۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج پیدا کرے آمین۔

میٹنگ عہدیداران: ۱۹ر دسمبر ۱۹۷۸ء کو ہی حضرت سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے اعلان کے مطابق دن کے ساڑھے سات بجے عہدیداران کی جلسہ گاہ مستورات میں ایک میٹنگ منعقد ہوئی۔ جس میں لجنات بھارت سے آئی ہوئی نمائندگان نے شرکت فرمائی۔ اس میٹنگ میں قادیان حیدر آباد سکندر آباد۔ کلکتہ۔ یادگیر۔ پٹنہ۔ بھدرک شموگہ۔ بھدرواہ۔ سیج بہاڑہ۔ اسلام آباد۔ کانپور۔ چینگاڈی۔ کوڈالی۔ کالیکٹ۔ کیرنگ۔ دہلی۔ مدراس۔ جڑ چرلہ۔ شاہجہانپور۔ بریلی۔ کینانور۔ کرڈاپلی۔ سونگھڑہ کی کل ۲۳ عہدیداران نے شرکت کی۔ تمام لجنات کو رپورٹ فارم لجنہ و ناصرات۔ سندات۔ رسید بکس اور دینی کتب وغیرہ دی گئیں۔ اور لجنات کو ترقی دینے کیلئے غور کیا گیا۔ اور احسن رنگ میں کام کرنے کی توجہ دلاتے ہوئے حضرت سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ مرکزیہ نے ہدایات فرمائیں۔

صنعتی نمائش: اس سال بھی گذشتہ سال کی طرح لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے جلسہ گاہ مستورات کے قریب ہی ایک کمرہ میں صنعتی نمائش لگائی گئی جس میں مقامی لجنہ قادیان کے علاوہ بھارت کی دوسری لجنات کی اشیاء بھی رکھی گئیں جسے بیرون لجنات کی ممبرات نے بہت پسند کیا۔ نمائش جلسہ سے پہلے۔ جلسہ کے بعد اور باقی اوقات میں کھلی رہی۔ کثیر تعداد میں بہنوں نے اشیاء خرید کر ہماری بچیوں کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ "اس طرح ہماری یہ صنعتی نمائش خدا کے فضل سے بہت کامیاب رہی۔"

ربوہ میں جماعت احمدیہ کا ۸۶ واں جلسہ سالانہ ۔ بقیہ صفحہ اوّل

ربوہ کے سالانہ جلسہ میں شریک ہوا ۔ لیکن بعض دیگر ممالک کے وفود جو جلسہ سالانہ قادیان میں شریک نہیں ہو سکے تھے وہ ربوہ کے جلسہ سے فراغت کے معاً بعد جماعت احمدیہ کے دائمی مرکز قادیان کی زیارت کے شوق میں یہاں وارد ہوئے ۔ چنانچہ مورخہ ۳۰ ر دسمبر کو انڈونیشیا سے ۲۱ مرد وزن ۔ اور غانا (مغربی افریقہ) سے ۹ مرد وزن تشریف لائے ۔ انڈونیشیا اور غانا کے بعض معمر بزرگ اور خواتین خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں ۔ جو اتنا لمبا سفر کر کے ربوہ کے جلسہ کے بعد قادیان کے مقدس مقامات کی زیارت کے شوق میں اس قدر تکلیف اُٹھا کر تشریف لائے ہیں ۔

مورخہ ۳۰ ر دسمبر کو بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم ۔ اے قائم مقام امیر مقامی کی صدارت میں اور ۳۱ ر دسمبر کو محترم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز قائم مقام ناظر اعلیٰ کی صدارت میں استقبالیہ جلسے منعقد ہوئے ۔ سب سے پہلے محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے معزز مہمانوں کی خدمت میں انگریزی میں استقبالیہ ایڈریس پیش کیا ۔ اور مہمانوں کو خوش آمدید کہتے ہوئے بتایا کہ آپ جو دُور دراز کی مسافت طے کر کے، پیسہ خرچ کر کے، وقت کی قربانی دے کر سفر کی کوفت برداشت کر کے قادیان تشریف لائے ہیں، آپ میں سے ہر ایک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زندہ ثبوت اور نشان ہے ۔

ایڈریس کے بعد نمائندگان نے جو ایمان افروز تقاریر فرمائیں ان کا خُلاصہ مختصراً ذیل میں درج کیا جاتا ہے :۔

جناب احمد صاحب امیر قافلہ انڈونیشیا

آپ نے قادیان میں آمد پر تشکر و مسرت کا اظہار کرتے ہوئے جماعت ہائے احمدیہ انڈونیشیا کی طرف سے احباب قادیان کو سلام پہنچایا اور انڈونیشیا میں جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی اور اس کے ساتھ ساتھ مخالفین کی ریشہ دوانیوں کا ذکر کرتے ہوئے احباب جماعت کو خاص طور پر دُعا کرنے کی تاکیدی درخواست کی ۔ پھر جلسہ سالانہ کے تاثرات کے ضمن میں فرمایا کہ جلسہ سالانہ ربوہ کا اجتماع ایک رُوحانی اجتماع تھا ۔ ہر طرف شادمانی اور مسکراہٹیں تھیں ۔ انہوں نے بتایا کہ ہمارے ساتھ ایسے ترجمان مقرر کر دیئے گئے تھے جو ہمیں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب اور دیگر تقاریر کے ملخص ہماری اپنی زبان میں سُنا کر محظوظ کرتے رہے ۔

آپ نے بتایا قادیان پہنچ کر ہم ایک عجیب رُوحانی سکون و انبساط کی کیفیت اپنے اندر محسوس کر رہے ہیں ۔ اور اُن جگہوں پر جہاں حضرت امام مہدی علیہ السلام نے دُعائیں فرمائی تھیں، ہم بھی دُعائیں کرنے اور اللہ تعالیٰ کے حضور گریہ و زاری کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں ۔ اور ایک نامعلوم جذبہ ہے جو ہمیں بے اختیار ان جگہوں پر رُلاتا ہے ۔

جناب مولبا صاحب ۔ آف زمبیا

انہوں نے فرانسیسی زبان میں ایک جوشیلی تقریر فرمائی ۔ اگرچہ الفاظ کے معانی سمجھنے سے ہم قاصر تھے لیکن اُن کا جوش، جذبہ اور اخلاص ان کے ہر لفظ سے پھُوٹ پھُوٹ کر نکل رہا تھا ۔ جو ہمارے لئے ازدیادِ ایمان کا باعث تھا ۔

جناب اسمٰعیل آڈو صاحب ۔ امیر قافلہ غانا

آپ نے اراکینِ وفد کا تعارف کرانے کے بعد غانا کے پانچ لاکھ احمدیوں کی طرف سے سلام کا تحفہ پیش کیا ۔ اور غانا (مغربی افریقہ) میں جماعتِ احمدیہ کی بے لوث خدمات اور جماعت کی دن دوگنی رات چوگنی ترقی کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حال ہی میں غانا کی جماعتِ احمدیہ نے قرآن مجید کا ترجمہ شائع کرنے کی سعادت حاصل کی ہے ۔

جلسہ سالانہ ربوہ کے تاثرات بیان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا، ربوہ کی تعمیر و تزئین ایک معجزہ سے کم نہیں ۔ وہ جگہ جہاں آج سے ۲۵ / ۳۰ سال قبل نہ پانی تھا اور نہ گھاس کا تنکا، آج وہاں گلزار بنا ہوا ہے ۔ اور سکول و کالجز اور مساجد کے عالیشان مینار اور پیار و محبت اخوت و مودت کا ماحول ایک نہ مٹنے والی یادگار ہے ۔

جناب الحاج حسن عطار صاحب ۔ غانا

غانا کے یہ نمائندے جو ۸۳ سال کے ضعیف العمر بزرگ ہیں ۔ اپنی اہلیہ صاحبہ کے ساتھ تشریف لائے ہوئے ہیں ۔ انہوں نے بتایا کہ ہماری ربوہ میں یہ ساتویں اور قادیان میں تیسری زیارت ہے آپ نے بھی غانا میں جماعت کی ترقی اور جلسہ سالانہ ربوہ کے تاثرات مختصراً بیان کئے ۔

جناب بشیر احمد صاحب آرچرڈ ۔ برمنگھم ۔ انگلستان

آپ اُن "سفید پرندوں" میں سے ایک ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کشف کے مطابق احمدیت میں داخل ہوئے ۔ اور نہ صرف ایک پاک اور رُوحانی انقلاب اپنے اندر پیدا کیا ۔ بلکہ اپنی زندگی وقف کر کے انگلستان ہی میں مبلّغِ اسلام کے طور پر خدمات بجا لا رہے ہیں آپ نے تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ ۱۹۵۷ء اور ۱۹۷۲ء کے بعد اب جو میں جلسہ سالانہ میں شرکت کی غرض سے ربوہ آیا اور تحریک جدید کے گیسٹ ہاؤس میں قیام پذیر ہوا تو نئے طرز کے تمام ضروری سہولتوں سے آراستہ کئی ایک گیسٹ ہاؤس اور لوگوں کا اژدحام اور بے شمار کاروں کی ریل پیل دیکھ کر میں حیران و ششدر رہ گیا ۔

آپ نے بتایا کہ اس قدر اژدحام کے باوجود جماعت کا نظم و ضبط قابلِ دید تھا ۔ پولیس کے بے شمار سپاہی موجود تھے لیکن بے کار ۔ جماعت کے نوجوانوں اور والنٹیئرز کے اشاروں پر ہی احبابِ جماعت و مستورات نہایت سلیقے سے اپنے اپنے راستوں پر چلتے رہے اور پھر اخوت و محبت کے جو نظارے دیکھنے میں آئے وہ بھی ناقابلِ فراموش ہیں ۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے رُوح پرور خطابات اور انفرادی و اجتماعی ملاقاتوں کے دوران حضور کے زرّیں ارشادات و نوازشات سے متمتع ہونا یہ سب کچھ جلسہ سالانہ کی برکات ہیں ۔

چوہدری عبد الحفیظ صاحب ۔ برمنگھم انگلستان

آپ نے اُردو میں تقریر فرمائی اور جلسہ سالانہ ربوہ کے مختصر کوائف بیان کئے جنہیں ہم اوپر درج کر آئے ہیں پھر آپ نے برمنگھم اور ملنگھم سے تشریف لائے ہوئے دوستوں کا تعارف کرایا ۔ اور انگلستان میں جماعتِ احمدیہ کی مساعی کا تذکرہ کرتے ہوئے احبابِ جماعت سے دُعا کی درخواست کی ۔

احبابِ قادیان کے استفادہ کی غرض سے محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے انگریزی تقاریر کا اُردو میں خلاصہ سُنایا ۔

آخر میں محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم ۔ اے قائم مقام امیر مقامی نے محترم بشیر احمد صاحب آرچرڈ کے قبولِ احمدیت کا واقعہ بیان کرتے ہوئے آپ کے بارے میں کافی معلومات احبابِ جماعت کو بہم پہنچائیں ۔ اسی طرح بعض اور معزز مہمانوں کے بزرگوں کے واقعات اور ایمان افروز روایات سُنا کر حاضرین کو محظوظ فرمایا ۔

اکثر مہمان مورخہ یکم جنوری ۷۸ء کو بعد نمازِ فجر واپس روانہ ہو گئے ۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مُرادیں اور جملہ نیک خواہشات پوری فرمائے اور سفر و حضر میں ان سب کا حافظ و ناصر رہے آمین ۔

محترم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز قائم مقام ناظر اعلیٰ ۔ محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم ۔ اے قائم مقام امیر مقامی اور محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ اِن معزز مہمانوں کی ہر طرح سے رہنمائی کرتے رہے ۔ اور مقاماتِ مقدسہ کی زیارت کے موقعہ پر ان کو معلومات بہم پہنچاتے رہے ۔ اور محترم چوہدری عبد القدیر صاحب ناظر بیت المال خرچ و افسر لنگر خانہ کے زیرِ انتظام مہمان خانہ کے کوارٹرز میں معزز مہمانوں کے مناسبِ حال قیام و طعام کا بندوبست کیا جاتا رہا ۔

درخواستِ دُعا :۔ خاکسار مورخہ ۳ ر جنوری ۱۹۷۹ء کو ایس ۔ آئی کا انٹرویو دینے والا ہے ۔ نمایاں کامیابی کیلئے تمام احباب سے عاجزانہ دُعا کی درخواست ہے ۔ خاکسار نثار احمد اختر آف بڈھانوں

VARIETY
CHAPPAL PRODUCTS KANPUR.
PHONES:- 52325/52686 P.P.
پائیدار بہترین ڈیزائن پر لیدر سول اور ربڑ شیٹ کے سینڈل، زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز
مینوفیکچرس اینڈ آرڈر سپلائرز :۔
ویرائٹی
چپل پروڈکٹس
۲۹/۲ ہم مکھنیا بازار ۔ کانپور

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار ۔ موٹر سائیکل ۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمایئے!
AUTOWINGS,
آٹو ونگس
32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY,
MADRAS — 600004.
PHONE NO. 76360.

منظوری ممبران صدر انجمن احمدیہ قادیان

برائے سال ۱۳۵۸ ہش بمطابق ۱۹۷۹ء

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ کرم سال ۱۳۵۸ ہش بمطابق ۱۹۷۹ء کے لئے مندرجہ ذیل ممبران صدر انجمن احمدیہ قادیان کی منظوری مرحمت فرمائی ہے ۔۔۔ جو صدر انجمن احمدیہ قادیان نے زیر ریزولیوشن نمبر ۷۵ خ مورخہ ۳۱ دسمبر ۱۹۷۸ء ریکارڈ کی ۔

۱ ۔ خاکسار مرزا وسیم احمد	ناظر اعلیٰ ۔ ناظر امور عامہ ۔ صدر مجلس صدر انجمن احمدیہ قادیان
۲ ۔ مکرم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز	ناظر جائداد و تعمیرات ۔
۳ ۔ مکرم چوہدری عبدالقدیر صاحب	ناظر بیت المال خرچ ۔
۴ ۔ مکرم چوہدری محمود احمد صاحب عارف	ناظر بیت المال آمد ۔
۵ ۔ مکرم قریشی منظور احمد صاحب سوز	ناظر تعلیم ۔
۶ ۔ مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی	ناظر دعوۃ و تبلیغ
۷ ۔ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی	ایڈیشنل ناظر امور عامہ
۸ ۔ مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب حیدرآباد	ممبر
۹ ۔ مکرم سیٹھ محمد الیاس صاحب یادگیر	ممبر
۱۰ ۔ مکرم صدیقی امیر علی صاحب موگرال کیرالہ	ممبر
۱۱ ۔ مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری	ممبر

ناظر اعلیٰ قادیان

منظوری ممبران مجلس تحریک جدید انجمن احمدیہ قادیان

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۹۷۹ء کیلئے مجلس تحریک جدید انجمن احمدیہ قادیان کے ذیل کے عہدہ داران و ممبران کی منظوری عطا فرمائی ہے :۔

۱ ۔ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب	صدر مجلس ۔ وکیل الاعلیٰ ۔ و وکیل التعلیم والتبشیر
۲ ۔ مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم ۔ اے ۔	وکیل المال تحریک جدید
۳ ۔ " قریشی منظور احمد صاحب سوز ایم ۔ اے	رکن ۔
۴ ۔ " فضل الٰہی خان صاحب	"
۵ ۔ " مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی ۔	"
۶ ۔ " سیٹھ محمد معین الدین صاحب	"

وکیل الاعلیٰ تحریک جدید قادیان

منظوری ممبران مجلس وقف جدید قادیان

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۳۵۸ ہش (۱۹۷۹ء) کے لئے مجلس وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان کے ذیل کے عہدیداران و ممبران کی منظوری عطا فرمائی ہے ۔ احباب سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم کو حقیقی معنوں میں خدمتِ دین کرنے کی توفیق عطا فرمائے ۔ آمین ۔

۱ ۔ خاکسار ملک صلاح الدین ا	انچارج وقفِ جدید ۔
۲ ۔ مکرم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز	ممبر
۳ ۔ " مولوی شریف احمد صاحب امینی	"
۴ ۔ " مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی	"
۵ ۔ " سیٹھ یوسف احمد الٰہ دین صاحب	"
۶ ۔ " چوہدری عبدالقدیر صاحب	"

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

"ولادت"

مکرم غلام احمد صاحب قوال ناصرآباد کے برادر مکرم غلام رسول صاحب پڈر کو اللہ تعالیٰ نے چودہ سال بعد ایک لڑکی عطا فرمائی ہے احبابِ جماعت دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت و سلامتی والی لمبی زندگی عطا فرمائے ۔ نیک صالحہ اور خادمۂ دین بنائے آمین ۔ اس خوشی کے موقعہ پر مکرم غلام احمد صاحب قوال نے مبلغ -/۳۰ روپے شکرانہ فنڈ میں ادا کئے ہیں ۔

امیر جماعت احمدیہ قادیان

اعلاناتِ نکاح

(۱) مورخہ ۳۰/۱۱/۷۸ کو مکرم شیخ حمید اللہ صاحب مبلغ سلسلہ نے مسماۃ سکینہ بیگم دختر مکرم محمد عبداللہ صاحب ڈار صدر جماعت احمدیہ شورت (کشمیر) کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیزم برکت احمد صاحب ولد مکرم عبدالخالق صاحب راتھر مبلغ ایک ہزار روپیہ حق مہر کے عوض کیا ۔ مکرم عبدالخالق صاحب راتھر نے مبلغ دس روپے مساجد فنڈ میں ادا فرمائے ہیں ۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

(۲) مورخہ ۱/۱۲/۷۸ کو حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر مقامی نے عزیزہ زکیہ پروین صاحبہ بنت مکرم عبدالحلیم صاحب آف خانپور ملکی کے نکاح کا اعلان عزیزم وسیم احمد صاحب ولد حافظ الٰہی بخش صاحب مرحوم آف خانپور ملکی کے ساتھ سات ہزار روپیہ حق مہر پر فرمایا ۔ اس خوشی کے موقع پر عزیز وسیم احمد صاحب کے بڑے بھائی مکرم رفیع احمد صاحب نے اعانت اخبار مبلغ دس روپے ۔ شکرانہ فنڈ پانچ روپے ۔ مساجد فنڈ پانچ روپے اور شادی فنڈ پانچ روپے ادا فرمائے ۔ اسی طرح مکرم عبدالحلیم صاحب نے اعانتِ بدر -/۵ شکرانہ فنڈ -/۵ درویشی فنڈ -/۵ روپے ادا فرمائے ۔ جزاہما اللہ تعالیٰ ۔

احباب جماعت ان رشتوں کے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا فرماویں ۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان ۔

منظوری انتخاب عہدیداران لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

مندرجہ ذیل عہدیداران لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے انتخاب کی ۳۰ ستمبر ۱۹۸۰ء تک منظوری دی جاتی ہے ۔ اللہ تعالیٰ عہدیداران کو اپنے فضل و کرم سے بہتر رنگ میں دین کی خدمت کرنے کی توفیق دے ۔ آمین ۔ (صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان)

صدر لجنہ .... محترمہ جی ۔ ایم ۔ عائشہ صاحبہ اہلیہ کے ۔ ایس ۔ عمر صاحب ۔
جنرل سیکرٹری .... " پی ۔ ایم نورالنساء صاحبہ ۔
سیکرٹری تعلیم .... " جی ۔ اے ۔ عائشہ صاحبہ ۔
سیکرٹری مال .... " پی ۔ کے رقیہ صاحبہ ۔
سیکرٹری ناصرات .... " پی ۔ کے زینب صاحبہ ۔

تجویز نام اور درخواستِ دعا

مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ انچارج حیدرآباد کو اللہ تعالیٰ نے ماہِ اکتوبر میں دو لڑکیوں کے بعد پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے ۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت نومولود کا نام "افتخار الدین قمر" تجویز فرمایا ہے ۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے اور نیک، صالح اور دین کا خادم بنائے ۔ اور اپنے رسولِ کریم صلعم کے صدقے اسم بامسمّیٰ بنائے آمین ۔

امیر جماعتِ احمدیہ قادیان

ولادت

یادگیر سے بذریعہ تار اطلاع ملی ہے کہ عزیزہ بشریٰ سلمہا اللہ بنت مکرم الحاج محمد محسن صاحب شحنہ مرحوم کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے بیٹا عطا فرمایا ہے ۔ احبابِ جماعت سے نومولود کے خادمِ دین، والدین کے لئے قرۃ العین اور صحت و سلامتی کی لمبی عمر پانے کے لئے دُعا کی درخواست ہے ۔ نومولود مکرم محمد سعید صاحب سولیجہ کانپور کا بیٹا اور مکرم محمد مجید صاحب سولیجہ آف کانپور کا پوتا ہے ۔

خاکسار : منظور احمد مبلغ سلسلہ احمدیہ عال مقیم قادیان